

1884ء سے 2008ء تک

قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئداد

تالیف

مولانا محمد امجد علی

پبلشر: انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ پاکستان

آئینہ

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
08	دیباچہ	
11	مرزا قادیانی کی ناکامیاں اور شکستیں	
11	مختاری کے امتحان میں ناکامی	1
11	حصول اراضی کے مقدمہ میں ناکامی	2
11	مرزا کی خبیث امراض میں مبتلا نہ ہونے کی پیش گوئی	3
13	براہین احمدیہ کے حوالہ سے ذلتیں	4 تا 6
14	محمدی بیگم کے حوالہ سے کئی ناکامیاں	7 تا 11
16	ازدواجی حقوق ادا کرنے میں ناکامی	12
16	لیکھرام کے ہاتھوں رسوائی	13
17	منشی اندرسن مراد آبادی کے ہاتھوں ذلت	14 تا *
17	قادیانی ہندو رسا کا مجروحہ دکھانے کا مطالبہ	15 تا 16
18	مزید نکاح کرنے میں ناکامی	17
18	علمائے لدھیانہ کی طرف سے مرزا کا اولین محاسبہ	18

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئداد

اشاعت اول : مئی 2008ء

ناشر : انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ پاکستان

پرئٹر :

قیمت :

ملنے کے پتے:

مکتبہ انور شاہ، جامعہ عربیہ چنیوٹ

مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار لاہور

مکتبہ قاسمیہ، اردو بازار لاہور

مکتبہ رشیدیہ، راجہ بازار اولپنڈی

مکتبہ فاروقیہ، بالمقابل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

19	مولانا گنگوہیؒ کے ہاتھوں مرزا کی رسوائی	19
20	الہامی فرزند عنموئیل پیدا ہونے کی غلط پیش گوئی	22 تا 20
21	سفر علی گڑھ میں تقریر کرنے میں ناکامی	23
22	مناظرہ دہلی میں شکست	24
22	مولوی غلام دستگیر قصوری کے مقابلہ سے فرار	25
23	پادریوں کے مقابلہ میں ہزیمت	26
23	مولانا عبدالحکیم کلانوری سے مقابلہ میں شکست	27
24	کشمیر میں قادیانی ریاست قائم کرنے میں ناکامی	28
25	مولانا محمد حسین بٹالوی کے مقابلہ سے فرار	30 تا 37
28	مولانا عبدالحق غزنوی کا مرزا سے مبالغہ اور اس کا انجام	38
28	منشی الہی بخش کے مرزائی ہونے کی غلط پیش گوئی	39
29	مباحثہ میں حکیم نور الدین کی شکست	40
29	ملکہ برطانیہ اور اس کی اولاد کے مسلمان ہونے کی پیش گوئی	41
29	ڈپٹی عبداللہ آتھم کے حوالہ سے مرزا کی شکستیں اور ذلتیں	42 تا 44
30	حضرت پیر مر علی شاہ گولڑوی کے ہاتھوں ذلت و خواری	45
32	مولانا محمد حسین فیضی کے مقابلہ میں شکست	46
32	مولانا کرم دین کے مقابلہ میں مرزا کی مقدمہ بازی اور اس کی تاریخ شکستیں اور ذلتیں	47 تا 50

33	پیر جماعت علی شاہ صاحب کے مقابلہ میں رسوائی	51
33	مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ہاتھوں شکستیں	52 تا 54
35	مرزا کی اپنی عمر کے متعلق پیش گوئی	55
36	اپنے گھر میں بیٹا پیدا ہونے کی غلط پیش گوئی	56
36	قادیان میں طاعون نہ آنے کی پیش گوئی	57
37	زلزلہ کی پیش گوئی جو مرزائیت کے لیے ایک زلزلہ ثابت ہوئی	58
38	حرین شریفین کے درمیان ریل گاڑی چلنے کی غلط پیش گوئی	59
38	ڈاکٹر عبدالحکیم خان پیٹالوی کے مقابلہ میں شکست	60
40	ایک بیوہ عورت سے شادی کی پیش گوئی جو کبھی پوری نہ ہو سکی	61
40	مرید کے ہاں عالم کباب پیدا ہونے کی پیش گوئی جو پیدا نہ ہو سکا	62
42	مرزا غلام احمد کی موت کی جگہ کی پیش گوئی	63
42	لیکھرام کے مقابلہ میں شکست	64
44	عیسائیت کے خاتمہ میں ناکامی	65
46	مسیح موعود ہونے کی علامات منطبق کرنے میں ناکامی	66
48	اہم کارنامے سرانجام دینے میں ناکامی	67 تا 69
51	افغانستان میں قدم جمانے میں ناکامی	70
53	قادیانیت کی ناکامیاں 1930ء تا 2008ء	53
53	قادیان میں مجلس احرار اسلام کے دفتر کا قیام	71

60	ایئر مارشل ظفر چوہدری کی معطلی	90
60	قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ	91
61	بلوچستان سے قادیانیوں کا اخراج	92
61	رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد	93
61	سعودی عرب سے قادیانیوں کا اخراج	94
61	1984ء کا صدارتی آرڈیننس	95
62	ووٹرسٹوں سے قادیانیوں کے ناموں کا اخراج	96
62	پاکستانی عدلیہ کے قادیانیوں کے خلاف اہم فیصلے	116 تا 97
64	قادیانیوں کے خلاف بین الاقوامی عدالتوں رفرموں کے فیصلے	125 تا 117

54	قادیان میں احرار کانفرنس	72
54	حضرت امیر شریعت کے قتل کی ناکام سازش	73
55	مجلس احرار اسلام کے خاتمہ کی سازش	74
55	1937ء کے الیکشن میں قادیانی امیدواروں کی ناکامی	75
55	علامہ اقبال کی ضرب کلیمانہ	76
55	کشمیر کمیٹی کی آڑ میں سیاسی اثر و رسوخ کی ناکام کوشش	77
56	انجمن حمایت اسلام سے قادیانیوں کا اخراج	78
56	مرزا بیت کا سیاسی احتساب	79
56	طبیہ کالج علی گڑھ یونیورسٹی سے قادیانیوں کا اخراج	80
56	ایڈریس پڑنے میں سر ظفر اللہ خان کی ناکامی	81
57	پاکستان میں اقتدار پر قبضہ کے ادھورے خواب	82
57	منیر انکوائری رپورٹ کا پوسٹ مارٹم	83
58	سعودی عرب سے قادیانیوں کا اخراج	84
58	افریقی ممالک میں قادیانیت کے پھیلاؤ میں کمی	85
58	ایم ایم احمد کے قائم مقام صدر بننے میں ناکامی	86
59	1965ء کی جنگ میں قادیانیوں کی ناکامی	87
59	ایس ایم اختر کی سازشوں کی ناکامی	88
60	قادیانیت کا مذہبی احتساب	89

دیباچہ

قادیانی 2008ء کو گولڈن جوبل کے طور پر منارہے ہیں اور اپنی فرضی فتوحات کے چرچے کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ ان کے اس پروپیگنڈہ کے جواب میں زیر نظر کتابچہ ترتیب دیا گیا ہے تاکہ دنیا کو بتایا جاسکے کہ تحریر و تقریر، مناظرہ و مباحلہ، مختلف فورموں اور اسمبلیوں کے ذریعہ مسلمانوں کو کیا فتوحات حاصل ہوئیں اور قادیانی کن عبرتناک شکستوں سے دوچار ہوئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی دجل و تلہیس کے ذریعہ اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے میں مسلسل مصروف ہیں۔ بعض اصل کتابیں یا تو چھاپتے نہیں اور اگر چھاپتے ہیں تو ان میں تحریف کرتے ہیں تاکہ قادیانیت کی نوجوان نسل اور مسلمان دونوں کو گمراہ کیا جائے دونوں ہی اصل حقائق سے بے خبر ہیں۔ ان کی یہی کیفیت تاریخی حقائق کے متعلق ہے کہ وہ اپنی نوجوان نسل اور امت مسلمہ دونوں کے سامنے حقائق کو توڑ مروڑ کر اس طرح سے پیش کرتے ہیں کہ سچائی منہ چھپا کر رہ جاتی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جانشینوں کی کتابیں بالخصوص تاریخ احمدیت کی بیس سے زائد جلدیں اس کذب بیانی کا شاہکار ہیں۔ دور حاضر میں بال کی کھال اتارنے والے محققین نہ جانے اس طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتے۔ قادیانی تاریخی سچائیوں کا جس طرح حلیہ بگاڑ رہے ہیں وہ ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

1948ء سے (جب امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ ہوا تھا) قادیانی پاکستان کے خلاف مسلسل پروپیگنڈہ کیے جا رہے ہیں کہ حکومت ہم پر ظلم کرتی ہے، ہم مظلوم ہیں، عالمی سطح کے اعلیٰ

ترین اداروں تک وہ اس پروپیگنڈہ کو پہنچائے ہوئے ہیں۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص دوسرے کے مکان پر ناجائز قبضہ کر کے الٹا اپنے مظلوم ہونے اور اصل مالک کے ظالم ہونے کا تاثر دے۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت قیامت کے لیے ہے اور تمام دنیا کے لیے ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا اب میں نبی بن گیا ہوں میں آخری نبی ہوں اس نے ناموس رسالت مآب ﷺ پر ہاتھ ڈالا اور اصلی مسلمان ہونے کا مدعی ہوا۔ اپنے ماننے والوں کے ماسوا سب کو کافر قرار دیا اور قادیانی دھڑ لے سے اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے لگے۔ پاکستانی مسلمانوں نے جب اپنے مذہبی حقوق پامال ہوتے دیکھے تو انہوں نے قومی اسمبلی اور مختلف عدالتوں کے ذریعہ صرف اور صرف اپنے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا ہے اور بس۔ اسے زیادتی کہنا دیوانہ پن نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر قادیانی، بہائیوں کی طرح اپنی الگ حیثیت تسلیم کر لیں تو مسلمانوں کا ان کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ اسلامی اصلاحات استعمال کرنا چھوڑ دیں۔ یہی بات علامہ اقبال نے بھی لکھی ہے۔

قادیانی دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی ہیں وہ اسلامی اصلاحات استعمال کرتے ہیں تو ان کے ساتھ مسلمانوں کا جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ ان جھگڑوں کے نتیجے میں عدالتیں مقدمات کی سماعت کرتی ہیں اور وہ وہی فیصلہ کرتی ہیں جو کہ 1974ء میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے کیا تھا اور جس کی صدر ضیاء الحق مرحوم نے 1984ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعہ توثیق کی تھی۔

آدم برسر مطلب! زیر نظر کتابچہ قادیانیوں کے منفی پروپیگنڈہ کے توڑ کی ایک کوشش ہے۔ اس کتابچہ کی طرف فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی مدظلہ جانشین سفیر ختم نبوت مولانا محمد الیاس چنیوٹی ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب اور مولانا قاری محمد رفیع و جھوی صاحب نے توجہ دلائی۔

احقر ان سب حضرات کا شکر گزار ہے۔

اللہ جل شانہ نے باطل پر حق کا غالب آنا قرآن مجید میں بیسیوں مقامات پر بیان کیا ہے

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ و لک

الكفرون اور قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔ یہ دو آیات تو ہر چھوٹے بڑے کو یاد ہیں۔

زیر نظر کتابچہ ان فرمودات الہیہ کی عملی روئداد ہے۔

احقر نے حالت سفر میں یہ تالیف کی ہے وقت بہتر مختصر اور عوارضات کا ہجوم..... جو کچھ لکھ سکا قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں کوئی کمی رہ گئی ہو تو معذرت خواہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ اور دیگر تصنیفات کو قبول فرما کر نافعیت عطا فرما دیں اور آخرت میں نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنادیں۔ آمین ثم آمین

اس رسالہ کی تالیف کے دوران محترم رانا وقار احمد، مولانا محبوب الحسن طاہر خطیب عائشہ مسجد مسلم ٹاؤن لاہور اور سید محمد کفیل شاہ صاحب بخاری مدظلہ نے کتابیں فراہم کرنے میں خصوصی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین

مشتاق احمد

21 مئی 2006ء

باسمہ سبحانہ

مرزا غلام احمد قادیانی کی ناکامیاں اور شکستیں

1- مختاری کے امتحان میں ناکامی:

مرزا قادیانی نے 1864ء تا 1868ء ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں ملازمت کی۔ اس دوران اس نے اپنے دیرینہ دوست لال بہیم سین کے ہمراہ مختاری کا امتحان دیا جس میں بہیم سین پاس اور مرزا صاحب فیل ہو گئے۔

(1) (سیرت المہدی جلد اول ص 135)

(2) (رئیس قادیان ص 57, 56 طبع جدید)

2- حصول اراضی کے مقدمہ میں ناکامی:

مرزا نے 1868ء میں سیالکوٹ کی ملازمت چھوڑ دی تو اس کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے اسے مقدمہ بازی پر لگا دیا جس پر اس کے بقول ستر ہزار روپے خرچ ہوئے لیکن اتنے گراں قدر اخراجات کے باوجود وہ مطلوبہ اراضی حاصل نہ کر سکا ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

تفصیل کے لیے دیکھیں رئیس قادیان باب نمبر 9, 8

3- مرزا کی خبیث امراض میں مبتلا نہ ہونے کی پیش گوئی جو کہ جھوٹی

ثابت ہوئی

انبیاء کرام علیہم السلام کبھی بھی ایسے امراض میں مبتلا نہیں ہوئے جس سے

- 2- وہ امراض ہمیشہ ان کو لاحق رہیں۔
- 3- ان امراض کی وجہ سے وہ فریضہ تبلیغ کا حق ادا نہ کر سکیں مثلاً بنیادی اور سماعت کی کمزوری، لکنت ہونا وغیرہ
- انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نقالی کے شوق میں مرزا نے بھی یہ دعویٰ کر دیا کہ مجھے کوئی خطرناک مرض لاحق نہ ہوگا۔ وہ لکھتا ہے:
- خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر کوئی خبیث مرض دامن گیر ہو جائے جیسا کہ جذام اور جنون اور مرگی تو اس سے لوگ یہ نتیجہ نکالیں گے کہ اس پر غضب الہی ہو گیا اس لیے پہلے سے اس نے مجھے بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا اور اپنی نعت تجھ پر پوری کروں گا۔
- (ضمیمہ تحفہ گوڑویہ ص 31 روحانی خزائن جلد 17 حاشیہ ص 67)
- مرزا کا یہ دعویٰ واقعہ من جانب اللہ ہوتا تو ضرور پورا ہوتا لیکن چونکہ یہ دعویٰ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نہ تھا۔ اس لیے وہ خطرناک امراض میں ساری زندگی مبتلا رہا اس کی قدرے تفصیل یہ ہے۔
- 1- حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا..... اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص 13)
- 2- مرزا ان دوروں کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھتا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص 51)
- 3- مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے ہیں ایک شدید درد سر اور یہ مرض۔ مرض تقریباً پچیس برس تک دامن گیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے۔ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر قریباً دو ماہ تک اسی مرض میں مبتلا ہو کر آخر مرض صرع میں مبتلا ہو گئے اور اسی سے ان کا انتقال ہو گیا۔
- (روحانی خزائن جلد 22 ص 377)

- 4- مجھے دو مرض دامن گیر ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سرد درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا مض کم ہو جانا..... یہ دونوں بیماریاں قریباً تیس برس سے ہیں۔ (نسیم دعوت ص 68 روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 435)
- 5- مجھے دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کا مرض ہے جس کو ذیابیطس کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھے ہر روز پیشاب کثرت سے آتا ہے اور پندرہ یا بیس دفعہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات قریب سو دفعہ کے دن رات میں آتا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 21 ص 373)
- 6- میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے بعض اوقات آپ مراقب بھی فرمایا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد دوم ص 55)
- 7- میرا تو یہ حال ہے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہا ہوں تاہم مصروفیت کا حال ہے کہ بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراقب کی بیماری ترقی کرتی ہے۔
- (ملفوظات جلد دوم صفحہ 376)
- اب ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا صاحب کا خدائی وعدہ کہاں گیا؟ اسے خطرناک امراض کیوں لاحق ہوئیں، کیا سچے نبی کی یہ شان ہوتی ہے؟ اگر قادیانی دوست کھلے دل و دماغ سے اس نکتہ پر غور کریں گے تو راہ ہدایت پا نا اور صحیح فیصلہ پر پہنچنا ان کے لیے آسان ہوگا۔

براہین احمدیہ کے حوالہ سے ناکامیاں

4:

مرزا قادیانی نے دین اسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھنے کا وعدہ کیا لیکن مرزا بشیر احمد ایم اے کے بقول اس نے براہین احمدیہ کی مطبوعہ جلدوں میں صرف ایک دلیل بیان کی اور وہ بھی ادھوری۔ (سیرت المہدی جلد دوم ص 55)

<http://www.anti-ahmadiyya.org>

:5

مرزا قادیانی نے لوگوں سے ایڈوانس چندہ لیا تھا۔ براہین احمدیہ کی تصنیف و اشاعت کے لیے لیکن وہ سب ڈکار گیا اور چندہ دینے والوں کے احتجاج پر انہیں خوب کوسا ملامت کی کہ وہ مجھ سے چندہ کا حساب مانگتے ہیں۔ اس عرصہ میں مرزا کو جس ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس نے چندہ کی واپسی سے بچنے کے لیے جو عذر تراشے، بہانے گھڑے۔ ان کی تفصیلات ایک مستقل مقالے کا موضوع ہیں۔ دیکھیں رئیس قادیان جلد اول باب 19)

:6

براہین احمدیہ کے متعلق مرزا نے اعلان کیا تھا کہ یہ کتاب پچاس جلدوں میں لکھی جائے گی لیکن اس نے 1884ء میں چوتھی جلد لکھ کر سلسلہ ختم کر دیا لوگوں نے جب احتجاج کیا کہ یا تو ہماری ایڈوانس رقم (جو کہ پچاس جلدوں کی تھی) واپس کرو یا پھر مطلوبہ جلدیں لکھو تو اس نے 1905ء میں اکیس سال بعد براہین احمدیہ کی پانچویں جلد لکھی اور اس کے دیباچہ میں لکھا۔ ”پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لیے پانچوں حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔ (دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 7)

مرزا کی اس مضحکہ خیز دلیل سے واضح ہے کہ وہ پچاس جلدیں لکھنے سے عاجز رہا اور ذلت اس کا مقدر بنی۔

(7,8,9) محمدی بیگم کے حوالہ سے کئی نا کامیاں:

مرزا قادیانی نے پہلی شادی غالباً 1856ء میں اپنے حقیقی ماموں کی بیٹی حرمت بی بی سے کی اس کے کطن سے دو لڑکے سلطان احمد اور فضل احمد پیدا ہوئے۔ اس کے بعد مرزا نے اپنی بیوی سے ازدواجی تعلقات ختم کر دیے مگر طلاق نہ دی۔ حرمت بی بی چونکہ مرزا کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کی قریبی رشتہ دار تھی اور مرزا نے اپنے الہامات کی آڑ میں محمدی بیگم سے بڑھاپے کے عالم میں نکاح

کرنا چاہا لیکن محمدی بیگم کا والد احمد بیگ راضی نہ ہوا تو مرزا نے محمدی بیگم کے والد کو دباؤ میں لانے کے لیے حرمت بی بی کو 1891ء میں طلاق دے دی اور اپنے بیٹے مرزا افضل احمد سے بھی اس کی بیوی کو طلاق دلوا دی۔ واضح رہے کہ فضل احمد کی بیوی احمد بیگ کی بھانجی تھی۔ آفریں ہے مرزا احمد بیگ پر کہ اس نے یہ دونوں صدے برداشت کر لیے لیکن مرزا قادیانی کو رشتہ نہ دینے پر ثابت قدم رہا۔ بہر حال

مرزا قادیانی کا گھر اجڑنا

اس کے بیٹے کا گھر اجڑنا

محمدی بیگم سے نکاح نہ ہونا

یہ تین ذلتیں اور نا کامیاں مرزا قادیانی کا مقدر بنیں۔

9,10,11:

مرزا کے مجموعی وحی تذکرہ سیرت المہدیٰ وغیرہ کتب کے مطالعہ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مرزا نے پیش گوئی کی تھی کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح ہونا تقدیر مبرم ہے اور تقدیر الہی ٹل نہیں سکتی۔ محمدی بیگم کا اگر مرزا سلطان محمد سے نکاح ہو گیا ہے تو کوئی بات نہیں۔ مرزا سلطان محمد اڑبائی سال کے عرصہ میں مرجائے گا اور محمدی بیگم بہر حال بیوہ ہو کر میری زوجیت میں آئے گی لیکن ایسا نہ ہو سکا اس لئے کہ مرزا قادیانی 1908ء میں اور مرزا سلطان محمد 1948ء میں فوت ہوا۔ محمدی بیگم بوڑھی ہو کر 1966ء میں دنیا سے رخصت ہوئی۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ

☆ محمدی بیگم جو کہ مرزا کی آسمانی بیوی تھی اس سے مرزا سلطان محمد نے نکاح کیا اور مرزا منہ دیکھتا رہ گیا۔

☆ محمدی بیگم بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں نہ آئی۔

☆ اور مرزا قادیانی محمدی بیگم کے وصال کی حسرت لیے ہوئے مر گیا۔

12- ازدواجی حقوق ادا کرنے میں ناکامی:

مرزا صاحب نے 1884ء میں حضرت جہاں بیگم سے دوسری شادی کی تو ان کی قوت مردانہ کسی بیماری کے سبب بالکل ختم ہو چکی تھی۔ شادی کے بعد سات آٹھ ماہ تک مرزا بیوی کے قریب نہ جاسکا۔ یہ تفصیلات خاصی مزیدار ہیں۔ اس کا حوالہ الحمد للہ راقم الحرف کی دریافت ہے جو کہ احقر کے توجہ دلانے پر بعض حضرات نے اپنی کتابوں میں مکمل طور پر چھاپ دیا ہے اگر کسی قاری کے پاس اصحاب احمد کی تیرہویں جلد ہو تو حافظ حامد علی کی روایات کے ضمن میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مولانا رفیق دلاوری مرحوم نے اگرچہ اصحاب احمد کا حوالہ نہیں دیا لیکن انہوں نے اسی مفہوم کی اور کئی روایات رئیس قادیان جلد اول باب 22 میں لکھی دی ہیں۔

13- لیکھرام کے ہاتھوں رسوائی:

مرزا نے ایک دفعہ سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے غیر مسلم رؤسا اور مذہبی رہنماؤں کو دعوت دی کہ وہ حق کے طلبگار بن کر قادیان آئیں۔ ایک سال قیام کریں تو وہ میری صحبت میں رہ کر ضرور آسمانی نشان دیکھیں گے اور مشرف باسلام ہو جائیں گے۔ اگر آپ نے کوئی نشان نہ دیکھا تو میں دوسرو پے ماہوار کے حساب سے جرمانہ ادا کروں گا۔ آپ آنے سے پہلے مجھے خط لکھ کر اطلاع دیں اور اپنی سچی طلب پر ایک حلف نامہ لکھ دیں جو اخبارات میں شائع کیا جائے۔ اتنا کون احمق ہوتا کہ وہ اپنا کاروبار اور سارے معمولات زندگی چھوڑ کر مرزا کے پاس آکر رہے۔ اس لئے مرزا کا مقصد بہر حال ہو جاتا۔ اگر وہ سچا ہوتا تو ایک سال کی شرط نہ لگاتا۔

حضور ﷺ سے کافروں نے چاند کے دو ٹکڑے کر دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فوراً ایسا کر دکھایا مہلت نہیں مانگی۔ بایں ہمہ مرزا کی توقع کے خلاف ہندو پنڈت لیکھرام نے قادیان میں ایک سالہ قیام پر آمادگی ظاہر کی تو مرزا نے جان چھڑانے کے لیے متعدد دغذرتا شے مثلاً

آپ اپنے پانچ مختلف شہروں کے آریہ سماج سے اپنے مذہبی پیشوا ہونے کی سند حاصل

۲ آپ پہلے یہ ثابت کریں کہ آپ کی حیثیت دوسرو پے ماہوار آمدنی کی ہے۔

۳ آپ قادیان آنے سے پہلے چوبیس سو روپے کسی مہاجن کے پاس بطور تاوان انکار اسلام جمع کرا دیں۔

۴ کبھی ثالث کی شرط لگائی۔

آخر کار پنڈت لیکھرام قادیان آدھما اور مرزا قادیانی سے شرائط پر گفتگو کرنی چاہی لیکن مرزا نے رسید تک نہ دی لیکھرام نے فوری نوعیت کے معجزہ کا مطالبہ کیا لیکن مرزا کسی قسم کا کوئی معجزہ دکھانے سے عاجز رہا مرزا صاحب نے لیکھرام کے ہاتھوں جو ذلت اٹھائی تھی اس کا اپنی کتاب فریاد درد میں تفصیلی ذکر کیا ہے۔ کتاب کے نام سے ہی مندرجات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں رئیس قادیان جلد اول باب نمبر 23 تا 25

14- منشی اندر من مراد آبادی کے ہاتھوں ذلت:

پنڈت لیکھرام کی طرح منشی اندر من مراد آبادی نے بھی قادیان میں ایک سالہ قیام کے لیے مرزا قادیانی سے خط و کتابت کی۔ مرزا قادیانی نے اس سے ناقابل عمل قسم کی شرائط طے کیں۔ اس نے کہا۔

1- آپ ضمانت دیں کہ ایک سال کے دوران کوئی دوسرا ہندو معجزہ دکھانے کا مطالبہ نہ کرے گا۔

2- معجزہ دیکھنے کے بعد منشی صاحب اگر مسلمان نہ ہوں تو وہ جرمانہ ادا کریں گے۔ اس طرح فضول اور ناقابل عمل شرائط پیش کر کے مرزا نے اپنی جان چھڑائی۔

15- قادیانی ہندو رؤسا کا معجزہ دکھانے کا مطالبہ:

اسی اثناء میں قادیان کے ہندو امراء کا ایک وفد مرزا قادیانی کے پاس آیا اور اس نے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا۔ مرزا نے کہا کہ ایک سال میں میرا ایک الہام بھی پورا ہو گیا تو میں سچا۔ وفد نے کہا ایک سال میں آپ پر جتنے الہام ہوں سب کے سب سچے ثابت کرنے ہوں گے۔ مرزا

نے اس مطالبہ کے پورا کرنے سے انکار کیا تو وفد نے کسی مقررہ تاریخ پر کوئی معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا لیکن مرزا صاحب اس سے بھی انکاری ہو گئے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں رئیس قادیان جلد اول باب 27۔

16:

معجزہ دکھانے سے مرزا کے عاجز آنے کی خبر جب عام ہوئی تو اس کی شہرت کو نقصان پہنچا۔ تلافی کے لیے مرزا نے معاشی طور پر اپنے محتاج دس ان پڑھ ہندوؤں کی طرف سے اپنے نام ایک درخواست متعلقہ معجزہ نمائی تیار کی جس پر منت سماجت اور غلط بیانی کر کے ان کے دستخط کرا لیے اور اشتہار چھاپ دیا۔ جب ان دس ہندوؤں کو معلوم ہوا تو انہوں نے جوابی اشتہار چھپوایا کہ ہم میں سے بعض اردو بالکل نہیں جانتے اور بعض معمولی درجہ کی جانتے ہیں۔ اس لیے ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ مرزا ہم سے کس تحریر پر دستخط کرا رہا ہے۔ اس نے ہمیں کہا تھا کہ یہ میرے الہامات ہیں تم گواہ رہنا۔ ہم تو مرزا کے الہامات بھی نہیں مانتے ہمیں مرزا کے الہامات اور معجزات سے کوئی غرض نہیں ہے۔

اس طرح مرزا قادیانی کا یہ منصوبہ بھی ناکام ہو کر رہ گیا۔

17- مزید نکاح کرنے میں ناکامی:

حضرت جہاں بیگم سے شادی کے بعد مرزا مزید نکاح کرنے کے خواب دیکھتا رہا اور خواتین مبارکہ پانے کے الہامات وہ شائع کرتا رہا لیکن اسے نصرت جہاں بیگم کے بعد کسی تیسرے نکاح کا موقع نہ مل سکا۔

ابھی دل کی دل میں حسرتیں کہ نشانِ قضا نے مٹا دیا

18- علمائے لدھیانہ کی طرف سے مرزا قادیانی کا اولین محاسبہ:

مرزا قادیانی 1884ء میں جب اس نے براہین احمدیہ شائع کی اور لدھیانہ آ کر مجدد ہونے کا دعویٰ کا اور اپنے الہامات لوگوں کو سنائے تو مولانا مفتی محمد عبداللہ لدھیانوی، مولانا محمد لدھیانوی،

مولانا عبدالعزیز لدھیانوی تینوں حضرات بہت پریشان ہوئے۔ مرزا کے متعلق استخارہ کیا جس میں اس کا جھوٹا اور دیندار ہونا معلوم ہوا تو انہوں نے مرزا قادیانی کے زندیق اور ملحد ہونے کا فتویٰ جاری کیا جس پر مرزا بہت تلملایا لیکن اہل حق کب کسی کی پروا کرتے ہیں کچھ دنوں بعد مولانا محمد یعقوب نانوتوی اور مولانا گنگوہی نے بھی مرزا کے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ پھر مولانا غلام دستگیر قصوری نے ایک استفتاء مرتب کر کے ہندوستان کے تمام مسالک کے علماء و مشائخ سے مرزا کے کفر کا فتویٰ لیا۔ پھر ایک استفتاء مکہ مکرمہ روانہ کیا وہاں پر مولانا رحمۃ اللہ کیرانوی موجود تھے۔ انہوں نے تحقیق کر کے جواب لکھا اور اس پر حرمین شریفین کے علماء کی تصدیقات بھی پہنچ گئیں۔ اسی طرح مولانا بٹالوی کے ایک استفتاء پر ملک بھر سے علماء و مفتی حضرات نے مرزا اور اس کے پیروکاروں کے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ یوں علماء کرام کے ہاتھوں اپنے دعویٰ کی ابتداء ہی میں ذلیل و خوار ہوا۔ تفصیل کے لیے دیکھیں رئیس قادیان حصہ دوم اور راقم الحروف کی کتاب تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ۔

19- مولانا گنگوہی کے ہاتھوں مرزا کی رسوائی:

1- مرزا قادیانی نے دوسرے علماء و مشائخ کی طرح مولانا رشید احمد گنگوہی کو بھی دعوت مناظرہ دی جو کہ انہوں نے قبول کر لی لیکن انہوں نے تقریری مباحثہ کی شرط لگائی تاکہ عوام الناس کو بھی حق و باطل کا علم ہو سکے لیکن مرزا کا ہمیشہ کی طرح تحریری مباحثہ پر اصرار رہا۔ شرائط طے نہ ہونے کی وجہ سے مناظرہ کی نوبت نہ آ سکی۔

2- مولانا گنگوہی نے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے متعلق کفر کا ایک تفصیلی فتویٰ جاری کیا تھا جس کا مرزا قادیانی نے اپنے رسالہ انوار اسلام ص 46 روحانی خزائن جلد 9 ص 47 پر اعتراف کیا ہے۔

مولانا گنگوہی کے اس فتویٰ سے مرزا نیت کو کتنا نقصان پہنچا اس کا مرزا قادیانی کی درج ذیل عبارت سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

آخر ہم الشیطان الاعمی والغول الاغوی یقال له رشید احمد الجن جوہی

و هو شقى كالامروهى ومن الملعونين.

ترجمہ: ان میں سے آخری شخص وہ شیطان اندھا اور گمراہ دیو ہے جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں اور وہ (مولانا احمد حسن) امروہی کی طرح بد بخت اور ملعونوں میں سے ہے۔
(انجام آتھم ص 252 روحانی خزائن جلد نمبر 11)

20- الہامی فرزند عنموئیل پیدا ہونے کی غلط پیش گوئی:

مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم حاملہ تھی کہ مرزا کو بیٹا پیدا ہونے کی پیش گوئی کرنے کی سوچی اور اس موقع کو اس نے اپنے مخالفین کے لیے ایک کھلی نشانی قرار دیا اور اس لڑکے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھا ”وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اس کے معنی سمجھ نہیں آئے۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دل بند گرامی ارجمند مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء۔“ (اشتبہاری 20 جنوری 1886ء)

(تبلیغ رسالت جلد اول ص 59)

20 فروری 1886ء کے اشتہار میں مرزا قادیانی نے لڑکے کی تاریخ پیدائش اور سال متعین نہ کیا تھا لیکن 22 مارچ 1886ء کے اشتہار میں زیادہ سے زیادہ مدت 9 سال مقرر کر دی کہ اس دوران وہ لڑکا لازماً پیدا ہو جائے گا۔ 8 اپریل 1886ء کے اشتہار میں لکھا کہ میرے گھر میں ایک لڑکا بہت جلد پیدا ہونے والا ہے لیکن معلوم نہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے یا بعد میں کسی وقت پیدا ہوگا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ پیش گوئی کے مطابق عنموئیل کی جگہ مئی 1886ء میں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس پر مرزا صاحب کا بڑا مذاق اڑایا گیا۔ اسے بڑی ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔

21:

کچھ عرصہ بعد 7 اگست 1887ء کو مرزا کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جسے اس نے عنموئیل قرار

دیا۔ (تبلیغ رسالت جلد اول ص 99)

اس پر قادیان میں مبارک سلامت کا شور برپا ہوا۔ بڑی خوشیاں منائی گئیں۔ اس نومولود کا نام بشیر احمد رکھا گیا جو 19 دن بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ (مکتوبات احمدیہ جلد 5 نمبر 3 ص 89)
بشیر اول کے انتقال پر مخالفین نے مرزا پر خوب طعن کی تو مرزا نے ایک کتاب حقانی تقریر برواقعہ وفات بشیر المعروف سبزا شتہار شائع کیا اور بے بنیاد تاویلیں کیں مرزائیوں کو مرزا قادیانی کا یہ اصول یاد رکھنا چاہیے۔
”کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔“ (نزول المسیح ص 186)

22:

بشیر اول کی وفات کے بعد مرزا کے ہاں ایک بیٹا 14 جون 1899ء کو پیدا ہوا تو مرزا نے اسے پیش گوئی کا مصداق قرار دیا۔

(تزیاق القلوب ص 95 طبع دوم)

اس لڑکے کا نام مبارک احمد رکھا گیا تھا اور نابالغی کے زمانہ میں ہی اس کی شادی کر دی تھی لیکن بد قسمتی سے یہ لڑکا بھی 9 سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے پہلے فوت ہو گیا۔

(تبلیغ رسالت جلد 10 ص 126)

بدنامی و ذلت کے اس تماشا سے تنگ آ کر مرزا نے اپنے بڑے بیٹے مرزا محمود احمد کو اس پیش گوئی کا مصداق قرار دیا جو کہ 1889ء میں پیدا ہوا تھا اور اسی غرض سے اس کے نام میں بشیر الدین کا اضافہ کیا گیا۔ حالانکہ مرزا محمود اس پیش گوئی کا کسی اعتبار سے مصداق نہیں بن سکتا۔ تفصیل کے لیے دیکھیں رئیس قادیان باب نمبر 36 فصل 6)

23- سفر علی گڑھ میں تقریر کرنے میں ناکامی:

1889ء میں مرزا قادیانی علی گڑھ گیا تو وہاں کے مسلمانوں نے صداقت اسلام پر اس سے

تقریر کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ مرزا اس قابلیت کا شخص نہ تھا نہ علم نہ قوت بیان آخر کار اپنے الہامات کی آڑ لے کر تقریر کرنے سے انکار کر دیا۔ سید تفضل حسین نے بہت منت سماجت کی لیکن مرزا نہ مانا، کسی شخص نے جو کہ مولوی اسماعیل علی گڑھی کا ملاقاتی تھا کہ دیا کہ مرزا نے علمی قابلیت نہ ہونے کی وجہ سے انکار کیا ہے۔

مرزا قادیانی تک یہ تبصرہ پہنچا تو اس نے اپنے رسالہ فتح اسلام میں اسے کوسا حالانکہ اس شخص کا تجربہ درست تھا۔ اس لیے کہ مرزا نے اپنی تعلیم نامکمل چھوڑ دی تھی اور اس بات کا اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کو بھی اعتراف تھا۔ وہ لکھتا ہے:

”حضرت مسیح موعود کسی علوم کے لحاظ سے کوئی بڑے عالموں میں سے نہ تھے اور نہ علم مناظرہ میں آپ کو کوئی خاص دسترس تھی۔“ (سیرت المہدی)

25- مناظرہ دہلی میں شکست:

مناظرہ لدھیانہ میں شکست کھانے کے بعد مرزا قادیانی نے دہلی جا کر قسمت آزمائی کا سوچا۔ چنانچہ دہلی جا دھمکا اور مولانا سید نذیر حسین دہلوی کو دعوت مناظرہ دی۔ مولانا نذیر حسین اس وقت کافی عمر رسیدہ ہو چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے شاگرد خاص مولانا محمد بشیر سہوانی کو مناظرہ کے لیے مقرر کر دیا۔ چنانچہ 18 اکتوبر 1891ء کو جامع مسجد دہلی میں مناظرہ ہوا جس میں شکست کھانے کی پرانی روایت مرزا نے برقرار رکھی۔

نوٹ: مناظرہ لدھیانہ کا ذکر آگے آئے گا (مؤلف)

26- مولوی غلام دستگیر قصوری کے مقابلہ سے فرار:

مرزا قادیانی کا سر فیروز پور میں محکمہ انہار کا ملازم تھا اور مرزا اس سے ملاقات کے لیے وقتاً فوقتاً جاتا رہتا تھا اور فیروز پور کے علماء کو چیلنج بھی کرتا تھا۔ فیروز پور چھاؤنی میں مولانا غلام دستگیر قصوری کا داماد ایک ممتاز تاجر تھا۔ شہر کے سرکردہ لوگوں نے اسے کہا کہ آپ مولانا غلام دستگیر قصوری کو حقیقت حال بتائیں اور انہیں فیروز پور آنے کا کہیں۔ داماد کی زبانی پتہ چلنے پر مولانا

قصوری کتابوں سمیت فیروز پور آ گئے لیکن مرزا طرح دے گیا۔ رؤسائے شہر کے بے حد اصرار پر فیروز پور کی بجائے لاہور میں مناظرہ کرنا منظور کیا جس کے لیے 25 دسمبر 1892ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔ مقررہ تاریخ پر لاہور میں ہزاروں علماء اور عوام جمع ہو گئے۔ مولانا قصوری بھی پہنچ گئے لیکن مرزا نہ خود آیا نہ ہی اپنا کوئی نمائندہ بھیجا۔ پانچ چھ دن انتظار کرنے کے بعد مولانا قصوری واپس تشریف لے گئے۔ اس وقت بعض مسلمانوں نے لاہوری مرزائیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ کیا ہم نہ کہتے تھے۔

جلد ہو جائے گا آشکار
کہ جگنو کو سمجھے ہو تم اک شرارہ

28- پادریوں کے مقابلہ میں ہزیمت:

امرتسر میں جب مرزا ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مناظرہ کر رہا تھا۔ امرتسر کے عیسائیوں نے اندھے کوڑھی اور برص زدہ افراد جمع کر کے مرزا سے کہا اگر تم واقعہ مسیح ہو تو ان افراد کو شفا یاب کر کے دکھاؤ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ مشہور ہے اور قرآن مجید میں اس کا ذکر ہے۔ مرزا نے جان بچانے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ہی انکار کر دیا۔ نہ رہے بانس نہ بچے بانسری۔

29- مولانا عبدالحکیم کلانوری سے مقابلہ میں شکست:

جنوری 1892ء کے آخر میں مولانا عبدالحکیم کلانوری نے مرزا سے لاہور میں اس کے دعویٰ مسیحیت کے موضوع پر مناظرہ کیا جو کہ مرزا کی خواہش کے مطابق تحریری تھا۔ مرزا قادیانی ہمیشہ تحریری مناظرہ کرتا تھا۔ مرزا بشیر احمد ایم اے کی تحریر (مندرجہ سیرت المہدی) کے مطابق مرزا نے اپنی زندگی میں صرف پانچ مناظرے کیے اور وہ سب تحریری تھے۔ تقریری مقابلہ سے مرزا سخت عاجز تھا اور مولانا دلاوری کے بقول تقریری مباحثہ سے وہ اس طرح بھاگتا تھا جس طرح شکار شیر کو دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ اس مناظرہ کے نتیجہ میں مرزا نے ایک تو یہ نامہ لکھا جس کا

خلاصہ یہ تھا کہ میں نے اپنی کتابوں فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں جہاں جہاں یہ لکھا ہے کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح جہاں میں نے دعویٰ نبوت کیا ہے وہاں نبوت سے میری مراد حقیقی نبی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے۔ (تبلیغ رسالت جلد دوم ص 94 تا 96)

مولانا رفیق دلاوری رئیس قادیان جلد دوم باب 34 میں لکھتے ہیں کہ

مرزا نے اس معاہدہ کی پاس داری کی اور آٹھ نو سال یعنی 1901ء تک منقولہ الفاظ دوبارہ استعمال نہ کیے۔ 1901ء میں ٹیچی ٹیچی کے بے حد اصرار یا کسی اور نہ معلوم وجہ سے مرزا نے اعلانیہ دعویٰ نبوت کر دیا اور ”ایک غلطی کا ازالہ“ نامی کتابچہ لکھ کر تمام حدود پھلانگ گیا۔

30- کشمیر میں قادیانی ریاست قائم کرنے میں ناکامی:

سیاسی غلبہ کی کوشش ہر جھوٹے مدعی نبوت کا شیوہ رہا ہے۔ مرزا قادیانی بھی اس ضابطہ سے مستثنیٰ نہ تھا۔ حکیم نور الدین بھیروی جو کہ عمدہ طبیب اور عالم تھا لیکن اپنی فکری بے راہ روی اور آزاد خیالی کے باعث گمراہ ہوا اور مرزا قادیانی سے جا ملا اور اس کا دست راست بن گیا۔ 1891ء میں حکیم نور الدین مہاراجہ کشمیر کا بطور شاہی طبیب ملازم تھا۔ اس نے وہاں مہاراجہ کی عنایات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ہر محکمہ میں قادیانی بھرتی کرنے شروع کر دیئے۔ معزول مہاراجہ پر تباہ سنگھ نے اس امر کی شکایت وائسرائے ہند سے کی جو کہ ان دنوں کشمیر کے دورہ پر آیا ہوا تھا تو وائسرائے نے پر تباہ سنگھ کو مہاراجہ اور راجہ امر سنگھ کو اس کا نائب بنادیا اور ساتھ ہی حکیم نور الدین کو بارہ گھنٹے میں کشمیر چھوڑنے کا نوٹس دیا۔ حکیم نور الدین نے بدحواس ہو کر مرزا کو دعا کے لیے خط لکھا۔ مرزا نے خط ملنے پر نوٹس کی واپسی کے لیے ساری رات رو رو کر دعائیں کیں جو کہ شرف قبولیت نہ پاسکیں اور مہاراجہ کشمیر کا نوٹس برقرار رہا۔ کشمیر واپسی سے ناامید ہو کر حکیم نور الدین نے قادیان میں ڈیرے ڈال لیے اور جعلی نبوت کا کاروبار چلانے میں مرزا قادیانی کی معاونت کرنے لگا۔ یہ دلچسپ داستان رئیس قادیان حصہ دوم باب نمبر 44 میں تفصیلاً موجود ہے۔

مولانا محمد حسین بٹالوی کے مقابلہ سے فرار

مرزا قادیانی نے متعدد مواقع پر مولانا محمد حسین بٹالوی کو دعوت مناظرہ دی اور جب انہوں نے دعوت قبول کر لی تو مرزا مناظرہ سے انکاری ہو گیا۔ اس کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

31:

اپریل، مئی 1891ء میں مولانا بٹالوی کو مرزا نے تحریری مناظرہ کی دعوت دی لیکن انہیں جواب الجواب کا حق نہ دیا۔ دونوں فریقوں نے اپنے اپنے دلائل پر مشتمل صرف ایک پرچہ لکھنا تھا اور مناظرہ ختم ظاہر ہے کہ اس بے سرو پا مناظرہ کی نوبت ہی نہ آ سکی۔

32:

مولانا بٹالوی 9 مئی 1891ء کو لدھیانہ آئے اور مرزا سے مناظرہ کی خواہش ظاہر کی جو کہ اس کی اپنی دعوت مباحثہ کا رد عمل تھا لیکن مرزا کی بے جا ضد کی وجہ سے شرائط مناظرہ طے نہ ہو سکیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں (رئیس قادیان جلد دوم باب 14)

33:

مرزا آٹھ دفعہ ناقابل عمل شرائط طے کر کے مناظرہ سے بچتا رہا تو آخر کار مولانا بٹالوی نے اس کی سب شرائط مان لیں اور مرزا کے سسرالی مکان پر جا پہنچے اور اسے مناظرہ پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ 20 جولائی 1891ء کو تحریری مناظرہ شروع ہوا جو کہ 12 دن جاری رہا۔ آخر کار مرزا نے ہتھیار ڈال دیئے اور مباحثہ بند کر دیا۔

اسے مباحثہ لدھیانہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

34:

اگست 1891ء میں مرزا نے مولانا بٹالوی کو پھر دعوت مناظرہ دی اور جب انہوں نے منظور

کر لی تو چپ سادھ لی۔ کوئی پتہ نہ چلا کہ مرزا کلاں سے؟
<http://www.anti-ahmadiyya.org>

35:

مولانا بنا لوی نے مرزا قادیانی کے کفر کے متعلق ایک سوال نامہ مرتب کیا اور ہر مسلک کے معتبر علماء و مفتی حضرات کی خدمت میں بھیجا۔ سب علماء و مفتی حضرات نے مرزا اور مرزائیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی۔ تفصیل کے لیے دیکھیں رئیس قادیان جلد دوم ص 26۔

36:

فروری 1892ء میں مرزا، مولانا محمد حسین بنا لوی سے مباحثہ کرنے کی نیت سے لاہور آیا۔ مولانا بنا لوی کو علم ہوا تو وہ مرزا سے پہلے ہی لاہور آ پہنچے۔ مرزا ابھی سستانے نہ پایا تھا کہ مولانا بنا لوی نے پیغام مباحثہ بھیج دیا۔ مولانا بنا لوی کے کہنے پر علمائے لاہور نے بھی دعوت مباحثہ دی اس پر مرزا لاہور چھوڑ کر سیالکوٹ چلا گیا۔ مولانا نے وہاں بھی تعاقب کیا تو مرزا نے اپنے الہام کا سہارا لے کر سیالکوٹ سے بھی کوچ کیا۔ معززین شہر کے اصرار پر مرزا نے یہ بہانہ کیا کہ بنا لوی مجھے کافر کہتا ہے اور گالیاں دیتا ہے اس لیے مناظرہ نہیں کروں گا۔ لوگوں نے گالیاں نہ دینے کی ضمانت دی، ملک قطب الدین خاں اکسٹرا سسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ نے تحریری مباحثہ کی تجویز دی لیکن ”مرزا نے میں نہ مانوں“ کی رٹ جاری رکھی۔ یہی معاملہ جالندھر اور فیروز پور میں پیش آیا۔

37- مولانا بنا لوی کے رسوا ہونے کی جھوٹی پیش گوئی:

مرزا قادیانی کا اصول تھا کہ ہدنام ہوئے تو کیا نام نہ ہوگا۔ کسی نہ کسی بہانے وہ لوگوں کو اپنے وجود کا احساس دلاتا رہتا تھا۔ 19 شعبان 1310ھ کو اس نے الہام پیش کیا کہ مولوی محمد حسین بنا لوی چالیس دن کے اندر ذلیل و خوار ہوگا۔ یہ چالیس دن 10 شوال 1310ھ کو پورے ہوئے تو تین دینی بعد یعنی 13 شوال 1310ھ بمطابق 30 اپریل 1892ء کو مولانا بنا لوی نے اپنے پرچہ میں لکھا کہ میں الحمد للہ مکمل صحت مند ہوں میری اولاد اور ذرائع آمدنی بھی قادیانی سے زیادہ ہیں۔ اس لیے اب شاید مرزا یہ تاویلیں کرے کہ

- 1- اس عذاب سے روحانی عذاب مراد ہے۔
 - 2- اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد حسین میرے فلاں سوال کا جواب دینے سے عاجز رہا۔
 - 3- اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد حسین کی اولاد میں سے فلاں کو نزلہ اور بخار ہو گیا تھا۔
 - 4- محمد حسین کو رمضان کے روزوں نے خوب ستایا ہے۔
- (اشاعہ السنۃ جلد 15 صفحہ 184، 185)

38- مولانا بنا لوی کے مرزائی ہونے کی پیش گوئی:

مشہور ہے کہ ایک شخص اپنے مخالف کے ہاتھوں مار بھی کھا رہا تھا اور ساتھ یہ کہتا جا رہا تھا کہ اب مارے گا تو نتیجہ دیکھ لے گا۔ کچھ یہی حال مرزا قادیانی کا تھا۔ اس نے علماء و مشائخ کے ہاتھوں بے پناہ ذلت اٹھائی، ناکامیاں دیکھیں لیکن پھر بھی انہیں لکارنے اور ان کے متعلق پیش گوئیاں کرنے سے باز نہ آتا تھا۔ چنانچہ ایک بار پھر اسے پیش گوئی کا شوق چرایا اور 4 مئی 1893ء کو مولانا بنا لوی کے قادیانی ہو جانے کی پیش گوئی کر دی اور وقفہ وقفہ سے اس کو دہراتا رہا لیکن اس کی یہ پیش گوئی کبھی پوری نہ ہو سکی اور وہ مولانا بنا لوی کو اپنا مرید بنانے کی حسرت لیے دنیا سے چلا گیا۔

تفصیل کے لیے دیکھیں۔

(1) تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ از راقم الحروف عفا اللہ عنہ

(2) رئیس قادیان حصہ دوم باب نمبر 55

38- علماء و مشائخ کو مباہلہ کا نمائش چیلنج:

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ 161 پر ان تمام علماء اور مفتی حضرات کو دعوت مباہلہ دی جو اسے کافر قرار دیتے ہیں۔

اس دعوت مباہلہ میں اس نے خاص طور پر میر حسین دہلوی اور مولانا بنا لوی کا نام لیا یہ دعوت مباہلہ 10 دسمبر 1892ء کو دی گئی۔

مولانا بنا لوی نے جواب دیا کہ پہلے مرزا اپنی کتابوں میں تحریر کردہ عقائد کے متعلق حلف اٹھائے گا کہ قرآن و حدیث کی یہی مراد ہے جو مرزا نے تحریر کی ہے اور یہی مطالب صحابہ کرام تابعین اور آئمہ کرام نے سمجھے ہیں اور مرزا کہے گا کہ اگر اس حلف میں جھوٹا ہوں تو خدا مجھ پر ایسی لعنت نازل کرے جو آج تک کسی پر نازل نہیں ہوئی۔

یہ مسکت جواب سن کر مرزا اپنا چیلنج بھول گیا اور دوبارہ نام بھی نہ لیا۔

39- مولانا عبدالحق غزنوی کا مرزا سے مباہلہ اور اس کا انجام:

مرزا قادیانی نے 25 اپریل 1893ء کو علماء و مشائخ کو مباہلہ کا چیلنج دیا مباہلہ کے لیے بلائے گئے حضرات میں مولانا بنا لوی، مولانا محی الدین لکھنوالی، مولانا عبد الجبار غزنوی، مولانا عبدالحق غزنوی وغیرہ حضرات کے قابل ذکر ہیں۔ اس کے جواب میں مولانا عبدالحق غزنوی نے دعوت مباہلہ قبول کر لی۔ مرزا نے جواب الجواب میں اشتہار شائع کیا جس میں تاریخ مباہلہ 10 ذیقعد 1310ھ بمطابق 27 مئی 1893ء بمقام عید گاہ امرتسر مقرر کی گئی۔

چنانچہ مقرر تاریخ پر عید گاہ امرتسر میں فریقین جمع ہوئے اور دعا کی کہ جو شخص باطل پر ہے وہ حق والے کی زندگی میں ذلیل ہوگا۔ مرزا قادیانی کے حق میں اس مباہلہ کے درج ذیل برے اثرات ظاہر ہوئے۔

- 1- مرزا نے عبداللہ آتھم کے ساتھ مناظرہ میں شکست کھائی۔
- 2- اس نے آتھم کے مرنے کی پیش گوئی جو کہ پوری نہ ہو سکی۔
- 3- مولوی عبدالحق غزنوی صحت مند اور الہی انعامات سے مالا مال رہے۔
- 4- مرزا کے مرید اسماعیل ساکن جنڈیالہ اور یوسف خان سرحدی عیسائی ہو گئے۔
- 5- مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو بمقام لاہور ہیضہ سے مر گیا جبکہ مولانا عبدالحق غزنوی مرزا کی موت کے 9 سال بعد 16 مئی 1917ء کو جاں بحق ہوئے۔

40- منشی الہی بخش کے مرزائی ہونے کی غلط پیش گوئی:

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب اعجاز احمدی میں منشی الہی بخش اکاؤنٹ کے مرزائی ہونے کی پیش گوئی کی جو کہ غلط ثابت ہوئی۔ منشی صاحب قادیانیت قبول کرنے کی بجائے مدت العمر قادیانیت کی تردید میں مصروف رہے۔ انہوں نے مرزائیت کی تردید میں عصائے موسیٰ کے نام سے ایک کتاب لکھی جو کافی مشہور ہوئی۔

41- مباحثہ میں حکیم نور الدین کی شکست:

مولانا اصغر علی روحی اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسر اور خاصے فاضل شخص تھے۔ انہوں نے دو دفعہ حکیم نور الدین کو لاہور میں گھیرا اور مرزا کے دعاوی پر گفتگو کرنا چاہی لیکن حکیم صاحب دونوں دفعہ غچہ دے گئے۔

42- ملکہ برطانیہ اور اس کی اولاد کے مسلمان ہونے کی پیش گوئی:

مرزا قادیانی نے اب تک کی گئی پیش گوئیوں کو معمولی سمجھ کر ان پیش گوئیوں کا دائرہ وسیع کیا اور ایک عالمی سطح کی پیش گوئی کی جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا نے فروری 1894ء میں کتاب نورالحق شائع کی تو اس کی پہلی جلد صفحہ 43، 44 پر ملکہ برطانیہ اور اس کی اولاد کے مسلمان ہوجانے کی پیش گوئی کر دی۔ اس وقت ملکہ وکٹوریہ برطانیہ کی حکمران تھی۔ اس کے بعد بالترتیب شاہ ایڈورڈ ہفتم، شاہ جارج خامس، شاہ ایڈورڈ ہفتم حکمران بنے لیکن کسی نے بھی اسلام قبول نہ کیا۔ قادیانی اس کی تاویل یہ کرتے رہے کہ اگرچہ انہوں نے زبان سے اقرار نہیں کیا لیکن دل سے سب کے سب مسلمان تھے۔ سچ ہے

بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

43، 44، 45 ڈپٹی عبداللہ آتھم کے حوالہ سے مرزا کی شکستیں اور ذلتیں:

1893ء میں مرزا قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مناظرہ کیا جو کہ پندرہ دن جاری رہا۔

مناظرہ میں مرزا بازی ہار گیا تو اپنی ناکامی چھپانے کے لیے مناظرہ کے آخری دن یعنی 5 جون 1893ء کو پیش گوئی کی کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں مر جائے گا۔ یہ پندرہ ماہ کی مدت 5 ستمبر 1894ء کو پوری ہو رہی تھی۔ مرزا اور اس کے پیروکار آتھم کی موت واقع نہ ہونے پر بے حد پریشان تھے۔ اس پریشانی کے ازالہ کے لیے اس نے

- 1- عبداللہ آتھم پر قاتلانہ حملے کرائے لیکن وہ محفوظ رہا۔
 - 2- دشمن کے خاتمہ کے لیے کتابوں میں لکھے ہوئے عملیات پر عمل کیا لیکن اس کے تمام حربے ناکام ہو گئے اور آتھم زندہ سلامت رہا تو عیسائیوں نے اس پر بڑا جشن منایا۔ آتھم کو ہاتھی پر بٹھا کر ہالہ میں ایک زبردست جلوس نکالا۔ مرزا کا پتلا جلایا۔ اس کے گلے میں رسہ ڈالا اور اسے پھانسی دی پھر نذر آتش کر دیا۔
- تفصیلات کے لیے دیکھیں:

- 1- رئیس قادیان حصہ دوم باب نمبر 64 تا 82۔
 - 2- رد قادیانیت کے زیریں اصول از مولانا منظور احمد چنیوٹی۔
 - 3- اہم پیش گوئیاں اور ان کا جائزہ از حافظ محمد اقبال رگونی۔
- اس واقعہ سے مرزا کی درج ذیل ناکامیاں اور ذلتیں معلوم ہوں۔
- 1- آتھم کے ساتھ مناظرہ میں اس کی شکست۔
 - 2- آتھم کی ہلاکت کی کوشش میں ناکامی۔
 - 3- آتھم کے متعلق پیش گوئی غلط ثابت ہونے پر رسوائی۔

46- حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے ہاتھوں ذلت و خواری:

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ایک بڑے روحانی پیشوا اور جید عالم دین تھے۔ آپ 1890ء میں حج کے لئے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ میں مستقل قیام کا ارادہ کیا تو بارگاہ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واپس جانے کا اشارہ ہوا۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی نے بھی ایک کشف کی بنا پر حکم دیا کہ ہندوستان واپس جائیں وہاں ایک فتنہ نمودار ہونے والا ہے اس کا

استیصال کریں۔

آپ واپس تشریف لائے تو کچھ عرصہ بعد مرزا قادیانی نے دعویٰ مسیحیت کیا۔ آپ نے اس کے رد میں شمس الہدایت فی اثبات حیات المسیح تحریر کی۔ مرزا نے جواب میں آپ کو عربی میں تفسیر نویسی کا چیلنج کیا۔ پیر صاحب نے چیلنج قبول کیا اور تفسیر نویسی کے لیے 25 اگست 1900ء کو بمقام بادشاہی مسجد لاہور آنے کی دعوت دی۔ مقررہ تاریخ پر حضرت پیر صاحب ہزاروں علماء کرام سمیت بادشاہ مسجد پہنچ گئے لیکن مرزا میدان میں نہ آیا۔ اس نے بہانہ کیا کہ پیر صاحب کے ساتھ بہت سے سرحدی پٹھان ہیں اور وہ غصہ سے بھرے ہوئے ہیں مجھے قتل کر دیں گے۔ مرزا کا خاصا انتظار کرنے کے بعد جب پیر صاحب اور ان کے ارادت مند مسجد سے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ لاہور کے گلی کوچوں میں بکثرت اشتہار لگے ہوئے ہیں جس کا عنوان تھا پیر صاحب گولڑہ شریف نے امام آخر الزمان کے مقابلہ سے فرار کیا ہے۔ مسلمان مرزائیوں کے اس جھوٹ سے سخت بیزار ہوئے اور انہیں مرزا کے جھوٹا ہونے کا مکمل یقین ہو گیا۔

مرزا کے مرید احسن امروہی نے شمس الہدایت کے جواب میں شمس بازغہ لکھی تو پیر صاحب نے مرزا کی کتاب اعجاز المسیح اور امروہی کی کتاب شمس بازغہ کے جواب میں سیف چشتیائی لکھی جس کی مولانا تھانوی اور علامہ کشمیری نے بھی تعریف کی لیکن مرزا قادیانی نے پیر صاحب اور ان کی باتوں کو خبیث قرار دیا (معاذ اللہ)۔ اسی طرح اس نے پیر صاحب کو اپنی کتاب اعجاز احمدی میں ملعون قرار دیا ہے۔ آغا شورش کشمیری مرحوم نے سچ لکھا ہے کہ مرزا اگر سچا نبی ہوتا تو انبیاء کرام کی زبان استعمال کرتا وہ جھوٹا تھا اس نے مخالفین کو گالیاں ہی دینی تھیں۔ حضرت پیر صاحب کی اس معرکہ آرائی کی تفصیلات کے لیے دیکھیں۔

(1) مہر میر از قلم مولانا فیض احمد فیض گولڑوی۔

(2) تاریخ محاسبہ قادیانیت از قلم پروفیسر خالد شبیر احمد۔

(3) تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ از راقم الحروف عفی عنہ

47- مولانا محمد حسن فیضی کے مقابلہ میں شکست:

مولانا محمد حسن فیضی موضع بھیں تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال کے باشندہ تھے۔ علوم و فنون خصوصاً عربی ادب میں مہارت نامہ حاصل کیا تھا۔ آپ نے اپنا ایک عربی قصیدہ لکھ کر مرزا کو پیش کیا اور کہا آپ اسے صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھ کر سنا دیں میں آپ کو صاحب الہام مان لوں گا۔ مرزا دیر تک کاغذ ہاتھ میں لے کر بیٹھ رہا اور پڑھ نہ سکا۔ اس کی وجہ یہ تھی وہ قصیدہ غیر منقوٹ تھا یعنی اس میں بت سنج و غیرہ نقطے دار حروف نہ تھے۔ مولانا فیضی نے مرزا کو تحریری طور پر دعوت مناظرہ دی جسے قبول کرنے کی وہ جرات نہ کر سکا۔ مولانا فیضی کی زندگی میں تو مرزا منتقار زیر پر رہا جیسے ہی ان کا انتقال ہوا وہ آپ سے باہر ہو گیا اور مولانا مرحوم کے انتقال کو اپنا معجزہ قرار دیا۔

48 مولانا کرم دین کے ساتھ مرزا کی مقدمہ بازی اور اس کی تاریخی شکستیں و ذلتیں:

مرزا قادیانی نے مولانا محمد حسن فیضی کے انتقال کے بعد ان کے خلاف بدزبانی کی تو ان کے چچا زاد بھائی مولانا کرم دین کو بہت دکھ پہنچا۔ انہوں نے اس بدزبانی کے خلاف مرزا کو قانونی نوٹس بھیجا تو پیش بندی کے طور پر مرزا کے مرید خاص حکیم فضل دین بھیروی نے مولانا کرم دین کے خلاف یکے بعد دیگرے تین مقدمات دائر کیے۔ پہلا مقدمہ کی سماعت کے دوران مرزا نے اپنی فتح کے الہامات شائع کیے۔ جاء ک الفتح ثم جاء ک الفتح۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدهم فی تضلیل لیکن مرزا کے ان الہامی وعدوں کے برعکس مولانا کرم دین مقدمہ میں بری ہو گئے تو قادیانی جماعت نے دوسرا مقدمہ دائر کر دیا جس میں مولانا پر مرزا کی کتاب نزول اسحٰی چوری کا الزام لگایا لیکن استغاثہ اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکا اور عدالت نے مولانا کرم دین کو بری کر دیا۔

دو مقدموں میں ناکامی پر قادیانیوں نے مولانا کرم دین کے خلاف تیسرا مقدمہ دائر کر دیا۔ اس مقدمہ میں عدالت نے مولانا کرم دین کو معمولی سا جرمانہ کیا جو کہ انہوں نے فوراً ادا کر دیا۔

جوابی کارروائی کرتے ہوئے مولانا کرم دین نے رائے سنار چند مجسٹریٹ جہلم کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا کہ مرزا نے مولانا محمد حسن فیضی کی خلاف بدزبانی کی ہے۔ اس پر قادیانیوں نے اعتراض کیا کہ مولانا فیضی کے بیٹوں کی موجودگی میں مولانا کرم دین کو مقدمہ دائر کرنے کا حق نہیں پہنچا۔ عدالت نے اس نکتہ سے اتفاق کرتے ہوئے مولانا کا دعویٰ خارج کر دیا۔ مرزا نے اس موقع پر جہلم میں اپنی کتاب مواہب الرحمن بکثرت تقسیم کی تھی اور اس کتاب میں مرزا نے مولانا کرم دین کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیے تھے۔ اس بنیاد پر انہوں نے مرزا کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ دائر کر دیا۔ مقدمہ کی سماعت کی خاصی لمبی تفصیلات ہیں۔ ان سے صرف نظر کرتے ہوئے عرض ہے کہ سماعت مکمل ہونے کے بعد رائے سنار چند مجسٹریٹ نے مرزا قادیانی کو 500 روپے جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی چھ ماہ قید کا حکم سنایا۔

اس سزا کے خلاف مرزا نے سیشن جج امرتسر عدالت میں سزا معاف کرنے کے لیے درخواست دائر کی جس نے ماتحت عدالت کا فیصلہ کالعدم قرار دیا۔

52- پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے مقابلہ میں رسوائی:

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ قصبہ علی پور ضلع سیالکوٹ کے ایک بڑے بزرگ تھے آپ نے مرزا قادیانی کے تعاقب میں مختلف علاقوں کے دورے کئے اور قادیانیت کے خلاف تقریریں کیں۔ 1900ء میں جب پیر مہر علی شاہ صاحب لاہور تشریف لائے تھے تو آپ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ آپ نے 22 مئی 1908ء کو شاہی مسجد لاہور میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے جلد ذلیل ہو کر مرنے کی پیش گوئی کی جو کہ حرف بحرف پوری ہوئی اور مرزا اس تقریر کے صرف چار دن بعد ہیضہ میں مبتلا ہوا اور اپنی ہی نجاست پر گر کر چل بسا۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ہاتھوں شکستیں:

53- مناظرہ مد:

30,29 اکتوبر 1902ء کو مولوی سرور شاہ قادیانی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کے درمیان

بمقام مد منظرہ ہوا موضوع بحث یہ تھا کہ مرزا کے دعوے سچے ہیں یا جھوٹے۔ اس مناظرہ میں سرور شاہ نے منہ کی کھائی۔ مرزا قادیانی کو اس شکست کا پتہ چلا تو اس نے قصیدہ اعجازیہ میں مولانا ثناء اللہ کو خوب گالیاں دیں اور انہیں گمراہ، جھوٹا، مفسد، بھیڑیا، متکبر، جہنم کا رہنما، بچھو وغیرہ القابات دیے۔

54- قادیان آنے کے متعلق غلط پیش گوئی:

مرزا قادیانی نے اعجاز احمدی کے صفحہ 37 پر مولانا امرتسری کے متعلق تین پیش گوئیاں کیں۔
(ا) وہ تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لیے قادیان میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے۔
(ب) اگر وہ آئے تو چونکہ وہ جھوٹے ہیں اس لیے وہ مجھ سے پہلے مرے گے۔
(ج) میرے اردو اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہیں گے۔
دوسری پیش گوئی کا مولانا نے جواب دیا کہ کس نے پہلے مرنا ہے اور کس نے بعد میں یہ کسی انسان کو معلوم نہیں صرف اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

پہلی پیش گوئی کے جواب میں جنوری 1903ء میں مولانا ثناء اللہ قادیان پہنچ گئے۔ مرزا کے ساتھ رقعہ بازی ہوتی رہی لیکن مرزا میدان میں نہ آیا اور نہ ہی پیش گوئیوں کی پڑتال کا کوئی طریق کار وضع کیا۔ تفصیل کے لیے احقر کی کتاب ”تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ“ ملاحظہ فرمائیں۔
تیسری پیش گوئی کے جواب میں مولانا امرتسری نے قصیدہ اعجازیہ میں موجود اغلاط کی نشاندہی کی اور کہا ان اغلاط کے ہوتے ہوئے یہ قصیدہ معجزہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

55- مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ:

مولانا ثناء اللہ نے مرزا قادیانی کا جس شدت سے محاسبہ کیا تھا۔ اس سے تنگ اور عاجز آ کر مرزا نے مولانا امرتسری کے نام ایک خط 15 اپریل 1907ء کو بصورت اشتہار شائع کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر میں ایسا ہی جھوٹا اور مفسد ہوں تو میں اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ سچے کی زندگی میں جھوٹے کو اٹھالے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کرے۔

اللہ تعالیٰ نے مرزا کی دعا قبول فرمائی اور اس اشتہار کے تیرہ ماہ بارہ دن بعد (بتاریخ 26 مئی 1908ء بمطابق 24 ربی الثانی 1326ھ) مرزا مر گیا اور مولانا ثناء اللہ امرتسری 1948ء کو سرگودھا میں واصل بحق ہوئے۔

56- مرزا کی اپنی عمر کے متعلق غلط پیش گوئی:

مرزا قادیانی نے اپنی عمر کے متعلق پیش گوئی کی کہ میری عمر اسی برس یا چند سال زیادہ یا چند سال کم ہوگی (تریاق القلوب مندرجہ روحانی خزائن ص 152، جلد 15)
اس سے زیادہ وضاحت ایک دوسری جگہ مرزا نے کی۔
”خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ چوتھ اور چھپاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم مندرجہ روحانی خزائن جلد 12، ص 258، 259)
اب آئیے مرزا کی تاریخ پیدائش معلوم کرتے ہیں۔ مرزا لکھتا ہے
”اب میری ذاتی سوانح یہ ہے کہ میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔ (کتاب البریہ حاشیہ ص 177 روحانی خزائن جلد 13)

اور مرزا کی وفات 26 مئی 1908ء کو ہونا اتنا مشہور ہے کہ اس کے لیے کسی حوالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس حساب سے مرزا کی کل عمر 68 یا 69 سال بنتی ہے جبکہ مرزا کے مزعومہ الہام کے مطابق اس کی عمر کم از کم 74 سال ہونی چاہیے تھی جو کہ نہ ہوئی۔ مرزائیوں نے یہ تاویل کی کہ حضرت صاحب نے اپنی تاریخ پیدائش غلط لکھی ہے کسی نے تاریخ پیدائش 1837ء قرار دی تو کسی نے 12 فروری 1835ء کسی نے تحقیق کی کہ حضرت 1833ء میں پیدا ہوئے تھے۔

مرزائیوں کی یہ کھینچا تانی صرف اس لیے ہوئی ہے کہ مرزا کی عمر 74 سال ثابت ہو جائے۔ بہر حال مرزا کی عمر اس کے الہام کے مطابق نہ ہونا اس کے لیے ایک بڑی ذلت ہے۔

57- اپنے گھر میں بیٹا ہونے کی غلط پیش گوئی:

مرزا نے 16 ستمبر 1907ء کو الہام سنایا۔ انا بشرک بغلام حلیم۔

(البشری جلد 2 ص 134)

اس طرز کے متعدد الہامات البشری میں درج ہیں۔ آخری الہام تھا انا بشرک بغلام اسمہ بچی لیکن مرزا کی یہ پیش گوئی غلط ثابت ہوئی اور ستمبر 1907ء کے بعد اس کے گھر میں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا اور مرزا اپنے ہی فتویٰ کا مصداق بن کر رہ گیا۔
”خدا پر جھوٹا باندھنا لعنت کا داغ خریدنا ہے۔“

(1) (مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 418)

(2) (روحانی خزائن جلد 5 ص 409)

58- قادیان میں طاعون نہ آنے کی پیش گوئی:

بیسویں صدی کی ابتداء میں ہندوستان میں طاعون پھیلی جس کے متعلق مرزا نے کہا کہ وہ میری دعا کا نتیجہ ہے اور میرے منکرین کے لیے عذاب ہے، جو لوگ مجھے نبی مانیں گے صرف وہی محفوظ رہیں گے باقی ہلاک ہو جائیں گے۔

خلاصہ عبارت (1) (ملفوظات ج 7 ص 522 مرتبہ منظور الہی قادیانی)

(2) (حقیقۃ الوحی ص 224، روحانی خزائن جلد 22)

(3) (دافع البلاء ص 10، 8، 5)

دافع البلاء میں لکھا ”بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گوستر برس تک رہے قادیان اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔“

(روحانی خزائن جلد 18 ص 230)

مرزا کی ان تحریروں کے مطابق قادیان میں طاعون نہ آنا چاہیے تھا لیکن طاعون آیا اور بڑے زور و شور سے آیا۔ مرزا نے خوف وہو کر درج ذیل کام کیے۔

1- بیڑ کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔ (سیرت المہدی جلد نمبر 1 صفحہ 50)

2- دبا والے شہر سے کوئی کارڈ آتا تو اسے چھونے کے بعد ہاتھ دھوتا تھا۔ (الفضل 28 مئی 1937ء)

3- طاعون سے بچاؤ کے لیے گولیاں تیار کیں۔ (الفضل 14 اپریل 1946ء)

4- مرزا نے اپنا مکان چھوڑ دیا اور قادیان سے باہر واقع ایک باغ میں رہائش اختیار کی۔ (مکتوبات احمدیہ جلد 5 ص 39)

5- مرزا نے فتویٰ جاری کیا کہ طاعون سے مرنے والے شخص کو غسل دینے اور کفن پہنانے کی ضرورت نہیں جنازہ کے لیے اس کی میت سے 100 گز کے فاصلہ پر کھڑے ہوں۔ (الفضل 21 مارچ 1915ء)

6- مرزا نے اپنے گھر میں طاعون پہنچا، اس کی نوکرانی مسماۃ غوثاں اور نوکر ماسٹر محمد دین کو طاعون لاحق ہوا تو انہیں گھر سے نکال دیا گیا۔ (مکتوبات احمدیہ جلد 5 ص 115)

7- مرزا کے بڑے بڑے مرید طاعون سے ہلاک ہوئے مثلاً برہان الدین جہلمی، محمد افضل ایڈیٹر البدر اور اس کا بیٹا، مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی، مولوی محمد یوسف سنوری وغیرہ

59- زلزلہ کی پیش گوئی جو مرزا بیت کے لیے ایک زلزلہ ثابت ہوئی:

مرزا قادیانی اپریل 1905ء میں اپنی تازہ وحی لوگوں کو سنائی کہ عنقریب ایک قیامت خیز زلزلہ آئے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم)

لیکن وہ زلزلہ نہ آیا۔ دس گیارہ ماہ سکون سے گزر گئے تو مرزا نے 2 مارچ 1906ء کو اس عظیم زلزلہ کی دوبارہ پیش گوئی کی =

ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم میں لکھا:

”بار بار وحی الہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لیے ظہور میں آئے گی۔ (روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 258)

مزید لکھا:

”آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیش گوئی کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیش گوئی نہیں اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 253)

مرزا کو اس بڑے زلزلہ کا انتظار ہی رہا۔ چونکہ اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے سزا دی اور وہ پیش گوئی کر کے ذلیل و خوار ہوا۔

60- حریم شریفین کے درمیان ریل گاڑی چلنے کی غلط پیش گوئی:

مرزا کے زمانہ میں خلافت اسلامیہ کا سلسلہ قائم تھا اور ترکی کا فرمانروا مسلمانوں کا خلیفہ یا امیر المومنین کہلاتا تھا۔ ترکی حکومت نے حریم شریفین کے درمیان سفر کی مشکلات کم کرنے کے لیے ریل گاڑی چلانے کا منصوبہ بنایا اور مرزا قادیانی کو اس کی خبر ہو گئی تو اس نے تحفہ گولڈویہ سمیت کئی کتابوں میں ریل کے مجوزہ منصوبہ کو اپنی سچائی کی دلیل قرار دیا اور ریل چلانے کے اس منصوبہ کی تکمیل کے لیے تین سال کی مدت مقرر کی۔ تحفہ گولڈویہ 1900ء میں لکھی گئی تھی اس حساب سے 1903ء تک ریل چلنی چاہیے تھی لیکن مرزا کی اس پیش گوئی کی نحوست یہ پڑی کہ ترکی حکومت نے وہ منصوبہ ہی ختم کر دیا بلکہ خود منصوبہ بنانے والی حکومت بھی نہ رہی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج اس پیش گوئی کو جو تین سال میں پوری ہونی تھی ایک سو پانچ سال ہو رہے ہیں لیکن پوری نہیں ہوئی۔

61- ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیلوی کے مقابلہ میں شکست:

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیلوی ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھے جو مرزا قادیانی کے دام تزویر میں پھنسے پھر اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی اور مرزا بیت پر لعنت بھیج دی۔ ڈاکٹر صاحب بیس برس قادیانی رہے۔ (چشمہ معرفت ص 337) توبہ تائب ہونے کے بعد انہوں نے مرزا کا محاسبہ شروع کیا۔ مرزا اعتراف کرتا ہے کہ (ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نے) اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب و مکار شیطان دجال، شریر اور حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس

پرست اور مفسد اور خدا پر افتراء کرنے والا قرار دیا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 557) مرزا قادیانی نے جوانی کا رروائی کرتے ہوئے ڈاکٹر موصوف کو بدنام کرنا شروع کیا اور الزام لگایا کہ وہ نبوت کا دعوے دار ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی پرزور تردید کی اور کہا مرزا نے یہ جھوٹ بولا ہے۔

اس حربہ میں ناکام ہو کر مرزا نے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کی موت کی پیش گوئی 30 مئی 1906ء کو شائع کی اور 16 اگست 1906ء کو اسے پھر دہرایا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 560)

ڈاکٹر صاحب نے 16 اگست 1906ء کو اسی لب و لہجہ میں جواب دیا اور کہا۔

مرزا سرف ہے کذاب ہے اور عیار ہے صادق کے سامنے شریفنا ہو جائے گا اور اس کی معاد تین سال بتائی گئی ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 559)

ڈاکٹر صاحب نے یکم جولائی 1906ء کو ایک اور اپنا الہام شائع کیا کہ آج سے چودہ ماہ تک مرزا سزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ مرزا یہ بھی اعتراف کرتا ہے کہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ جولائی 1907ء سے چودہ ماہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 591)

اس پیش گوئی کے مطابق مرزا کو اگست 1908ء سے پہلے مرنا تھا۔ مرزا نے جواب میں 5 نومبر 1907ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا کہ خدا نے مجھے بتایا کہ تیری عمر بڑھے گی اور دشمن کی بات پوری نہ ہوگی۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 591)

مرزا نے مزید لکھا کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم پہلے مرے گا اور میری عمر بڑھے گی۔

(روحانی خزائن جلد 23 ص 337)

ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئی کے مطابق مرزا کو اگست 1908ء سے پہلے مرنا تھا اور ہوا بھی ایسے ہی۔ مرزا 26 مئی 1908ء کو اپنے انجام کو پہنچ گیا جبکہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کا 1919ء میں

انتقال ہوا اور مرزا کی ذلت ظاہر ہو کر رہی۔ اس کے اپنے الفاظ میں (1) کیونکر ممکن ہے کہ صادق کی پیش گوئی جھوٹی نکلے۔

(تریاق القلوب ص 330)

۲ یہ بات سچی ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔ (چشمہ معرفت ص 337، روحانی خزائن جلد نمبر 23)

62- ایک بیوہ عورت سے شادی کی پیش گوئی جو کبھی پوری نہ ہو سکی:

مرزا قادیانی کو شادیاں کرنے کا بہت شوق تھا۔ وہ محمدی بیگم سے شادی کے لیے بے تاب رہا جب وہ آرزوئے وصال پوری نہ ہو سکی اور محمدی بیگم کی دوسری جگہ شادی ہو گئی تو مرزا کو پھر بھی اس کے بیوہ ہو کر اپنے حوالہ عقد میں آنے کی خواہش رہی۔ انتظار کی اس کیفیت میں مرزا نے مولانا بنالوی کو اپنا یہ الہام بنایا بکثرت و ثبوت اور کہا کہ کنواری عورت سے تو نکاح ہو چکا اب بیوہ سے نکاح کا انتظار ہے۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 ص 201)

مرزا دنیا سے چلا گیا لیکن اس کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی تو مولوی جلال الدین شمس قادیانی نے اس کی یہ تاویل کی ”خاکساری کی رائے میں یہ الہام الہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت ام المؤمنین کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے جو بکر یعنی کنواری آئیں اور شیب یعنی بیوہ رہ گئیں۔ (تذکرہ حاشیہ ص 39)

یہ عجیب بات ہے کہ مرزا کہتا ہے کہ الہام پورا نہیں ہوا اور مرید کہتا ہے الہام پورا ہو گیا ہے۔

ع

من چه سرايم و ظنوره من چه سے سرايد

63- مرید کے ہاں عالم کباب پیدا ہونے کی پیش گوئی جو پیدائش ہو سکا:

مرزا قادیانی کو مریدوں کے گھروں میں حمل ٹھہرنے کا انتظار رہتا تھا جو نبی کسی مرید کی بیوی

امید سے ہوتی وہ فوراً بیٹا پیدا ہونے کی پیش گوئی کر دیتا تھا۔ 1906ء میں مرزا کو معلوم ہوا کہ اس کے مرید منظور محمد کے گھر میں امید ہے تو اس نے جھٹ سے پیش گوئی جزدی اور کہا منظور محمد کے گھر میں بیٹا پیدا ہوگا اور اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا۔

کچھ دنوں بعد کہا اس لڑکے کے دو نام ہوں گے۔ بشیر الدولہ اور عالم کباب پھر 19 جون 1906ء کو اس لڑکے کے 9 نام بتائے۔ (1) کلمۃ العزیز (2) کلمۃ اللہ خان (3) ورڈ (4) بشیر الدولہ (5) شادی خان (6) عالم کباب (7) ناصر الدین (8) فاتح الدین (9) ہذا یوم مبارک۔ (تذکرہ ص 260)

لیکن منظور محمد کے ہاں نو ناموں والا یہ لڑکا پیدا نہ ہوا بلکہ 17 جولائی 1906ء کو لڑکی پیدا ہوئی (حقیقۃ الوحی ص 103، تذکرہ ص 651)

مرزا پر جب ہر طرف سے طعنوں کی بوچھاڑ ہوئی تو اس نے کہا کہ چونکہ اس لڑکے کی پیدائش کے موقع پر ایک عظیم زلزلہ آنا تھا اس لیے میں نے اس کے تاخیر سے آنے کی دعا کر دی ہے۔ (روحانی خزائن جلد 22، ص 103 حاشیہ)

بالفاظ دیگر آئندہ کسی حمل سے وہ لڑکا پیدا ہوگا لیکن یہ ایسی منحوس پیش گوئی تھی کہ منظور محمد کا خانہ ہی خراب ہو گیا یعنی اس کی بیوی مرگئی اور اس عالم کباب کے دنیا میں آنے کا کوئی احتمال ہی نہ رہا۔ اس پر منظور الہی قادیانی نے اس پیش گوئی کو متشابہات میں سے قرار دیا۔ (البشری ج 2، ص 116)

قادیانی دوستو!

واللہ ہمارا مقصد تمہاری دل آزادی نہیں کرنا ہے بلکہ تمہیں سمجھانا مقصد ہے مرزا صاحب کی ان پیش گوئیوں کو ان کے اس فتویٰ کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5، ص 323)

۶۴ مرزا غلام احمد کی موت کی جگہ کی پیش گوئی

موت کا وقت مقرر ہے لیکن کب اور کہاں موت آئے گی یہ کسی کو معلوم نہیں ہے یہ علم غیب ہے جو کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے.....

اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں موت آنے اور وہاں دفن ہونے کی خواہش رکھتا ہے تو اسے اس کا حق پہنچتا ہے اس لیے کہ مقدس سرزمین میں دفن ہونا بہت بڑی سعادت کی بات ہے لیکن ایک شخص الہام اور وحی کا دعویٰ دار ہو اور وہ بڑے اصرار سے دعویٰ کرے کہ میں مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں مروں گا اور وہ کہیں اور مر جائے تو یہ بات سمجھ جانی چاہیے کہ وہ شخص اپنے دعویٰ وحی والہام میں جھوٹا تھا اور اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان لگایا ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی موت سے تقریباً اڑھائی برس پہلے 14 جنوری 1906ء کو یہ دعویٰ کیا کہ وہ مکہ میں مرے گا یا مدینہ میں۔ (تذکرہ ص 584 طبع دوم) لیکن مرزا 26 مئی 1908ء کو ہیضہ کی مرض میں مبتلا ہو کر لاہور میں مرا اور قادیان میں دفن ہوا۔

مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں مرنا تو درکنار اسے یہ مقدس مقامات دیکھنے بھی نصیب نہ ہوئے۔ اس نے صاحب استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کیا۔ اس پر تذکرہ کے مصنف نے یہ تاویل کی۔

کہ اس سے مکی اور مدنی فتوحات مراد ہیں۔

حالانکہ یہ تاویل مرزا کی وحی کے اصل الفاظ سے کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔

مرزا غلام احمد کی چند نا کامیاں (مولانا یوسف لدھیانوی مرحوم کے قلم سے)

65۔ لیکھرام کے مقابلہ میں شکست

مرزا نے رسالہ ”سرمہ چشم آریہ“ میں آریوں کو مہملہ کی دعوت دی اور فریقین کے لیے

مہملہ کا مضمون خود لکھ کر شائع کیا جس کو وہ بطور مہملہ پڑھ کر سنائیں گے اور یہ بھی قرار دیا کہ مہملہ کے بعد:

”پھر فیصلہ آسانی کے انتظار کے لیے ایک برس کی مہلت ہوگی۔ پھر اگر برس گزرنے کے بعد مولف (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) پر کوئی عذاب اور وبال نہ نازل ہوا یا حریف مقابل پر نازل نہ ہوا تو ان دونوں صورتوں میں یہ عاجز قابل تاوان پانچ سو روپے ٹھہرے گا جس کو برضامندی فریقین خزانہ سرکاری میں یا جس جگہ بآسانی وہ روپیہ مخالف کو مل سکے داخل کر دیا جائے گا اور درحالات غلبہ خود بخود اس روپے کے وصول کرنے کا فریق مخالف مستحق ہوگا اور اگر ہم غالب آئے تو کچھ بھی شرط نہیں کرتے۔ کیونکہ شرط کے عوض میں وہی دعا کے آثار کا ظاہر ہونا کافی ہے۔ اب ہم ذیل میں ہر دو مضمون کا غز مہملہ کو لکھ کر رسالہ ہذا کو ختم کرتے ہیں۔“

(سرمہ چشم آریہ ص 251، روحانی خزائن جلد 2 ص 301)

قارئین کرام! آگے بڑھنے سے پہلے مرزا کی اس تحریر کے نکات کو اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ جو حسب ذیل ہیں:

- 1۔ مرزا نے اپنی طرف سے مہملہ کا مضمون شائع کر دیا اور آریوں کو دعوت دی کہ وہ بھی مہملہ کا مضمون مرزا کے مقابلہ میں شائع کر دیں۔
- 2۔ مہملہ کا مضمون جس تاریخ کو فریق مخالف شائع کرے گا اس تاریخ سے ایک سال تک فیصلہ کی معیاد ہوگی۔
- 3۔ اگر اس تاریخ سے ایک برس کے عرصہ میں مرزا پر عذاب و وبال نازل ہوا تب بھی یہ سمجھا جائے گا کہ مرزا مہملہ ہار گیا اور اگر فریق مخالف پر اس عرصہ میں عذاب نازل نہ ہوا تب بھی مرزا جھوٹا ثابت ہوگا اور فریق مخالف کے ہارنے کی صرف ایک صورت ہے کہ اس پر ایک برس کے عرصہ میں عذاب و وبال نازل ہو جائے۔
- 4۔ اگر مرزا مہملہ میں جھوٹا ثابت ہو (جس کی اوپر دو صورتیں ذکر ہوئی ہیں) تو وہ فریق

مخالف کو پانچ سو روپے تاوان دے گا جس کو پیشگی جمع کرانے کے لیے تیار ہے اور اگر فریق مخالف ہار جائے تو مرزا کی طرف سے تاوان کا کوئی مطالبہ نہیں۔ فریق مخالف پر مبالغہ کی بددعا کے آثار کا ظاہر ہو جانا ہی اس کے لیے کافی تاوان ہے۔

ان چار نکات کو اچھی طرح ذہن میں رکھنے کے بعد اب آگے سنئے!

مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ دعوت مبالغہ آریوں کی طرف سے پنڈت لکھ رام نے قبول کر لی چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب حقیقت الوحی میں لکھتا ہے:

”واضح ہو کہ میں نے سرمہ چشم آریہ کے خاتمہ میں بعض آریہ صاحبوں کو مبالغہ کے لیے بلایا تھا..... میری اس تحریر پر پنڈت لکھ رام نے اپنی کتاب ”خط احمدیہ“ میں جو 1888ء میں اس نے شائع کی تھی..... میرے ساتھ مبالغہ کیا (آگے لکھ رام کا طویل مضمون نقل کیا ہے جس کے اخیر میں لکھ رام نے لکھا)

”اے پر میشر! ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر، کیونکہ کاذب صادق کی طرح تیرے حضور عزت نہیں پاسکتا۔“

(روحانی خزائن جلد 22، ص 326 تا ص 332)

نتیجہ: لکھ رام نے 1888ء میں مرزا کے ساتھ مبالغہ کیا۔ مرزا کی طے کردہ شرط کے مطابق لکھ رام پر ایک سال میں عذاب نازل ہونا چاہیے تھا مگر ایسا نہیں ہوا لہذا لکھ رام نے مرزا کے مقابلہ میں مبالغہ جیت لیا اور مرزا پنڈت لکھ رام کے مقابلہ میں بھی جھوٹا ثابت ہوا۔

عیسائیت کے خاتمہ میں ناکامی

قاضی نذر حسین ایڈیٹر اخبار ”قلقل بجنور“ کے نام مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک خط لکھا۔ جو اخبار ”بدر“ قادیان 19 جولائی 1906ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ اس کا درج ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیے:

”میرا کام جس کے لیے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسائی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضور ﷺ کی جلالت اور

عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہیے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔“

(اخبار ”بدر“ قادیان نمبر 92، جلد نمبر 2، 19 جولائی 1906ء)

(بحوالہ قادیانی مذہب فصل ساتویں نمبر 39)

نتیجہ: مرزا صاحب اپنے مشن میں کہاں تک کامیاب ہوئے؟ یہ داستان قادیانیوں کے سرکاری اخبار الفضل کی زبانی سنئے! اخبار لکھتا ہے:

”کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت میں عیسائیوں کے (137) مشن کام کر رہے ہیں یعنی ہیڈ مشن۔ ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہیڈ مشن میں اٹھارہ سو سے زائد پادری کام کر رہے ہیں۔ (403) ہسپتال ہیں جن میں (500) ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ (43) پریس ہیں اور تقریباً (100) اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں۔ (51) کالج (617) ہائی اسکول اور (61) ٹریننگ کالج ہیں۔ ان میں ساٹھ ہزار طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔ اس مکتی فوج میں (308) یورپین اور (2886) ہندوستانی مناد کام کرتے ہیں۔ اس کے ماتحت (507) پرائمری سکول ہیں جن میں (18675) طالب علم پڑھتے ہیں۔ (18) بستیاں اور گیارہ اخبارات ان کے اپنے ہیں اس فوج کے مختلف اداروں کے ضمن میں (3290) آدمیوں کی پرورش ہو رہی ہے اور ان سب کی کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے روزانہ (224) مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہو رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں مسلمان کیا کر رہے ہیں وہ تو اس کام کو شاید قابل توجہ بھی نہیں سمجھتے۔ احمدی جماعت کو سوچنا چاہیے کہ عیسائی مشنریوں کے اس قدر وسیع جال کے مقابلہ میں اس کی مساعی کی حیثیت کیا

ہے۔ ہندوستان بھر میں ہمارے دو درجن مبلغ ہیں اور وہ بھی جن مشکلات میں کام کر رہے ہیں انہیں ہم لوگ خوب جانتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ 19 جون 1941ء ص 5)

الفضل کی یہ شہادت مرزا صاحب کی وفات سے 33 سال بعد کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ نہ مرزا صاحب کے دعویٰ سے عیسائیت کا کچھ بگڑا نہ تثلیث کے بجائے توحید پھیلی نہ عیسائیت کے پھیلاؤ کو روکنے میں انہیں کامیابی ہوئی اس لیے ان کی یہ بات سچی نکلی: ”اگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔“ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔“

68,67- مسیح موعود ہونے کی علامات منطبق کرنے میں ناکامی

علامت نمبر 1 ”حدیث میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام زمین پر چالیس سال رہیں گے۔“ (حقیقت النبوة..... صفحہ 192 از مرزا محمود احمد)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے رسالہ ”نشانی آسمانی“ میں شاہ نعمت اللہ ولی کے اشعار کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

تا چہل سال اے برادر من
دور آں مشہولہ می بینم

یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر پنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی کرے گا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لیے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے۔ سواس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے۔ جن میں سے دس برس کامل گزر بھی گئے۔“

(نشان آسمانی صفحہ 14، روحانی خزائن صفحہ 374 جلد 4)

قارئین کرام! مرزا کا یہ رسالہ ”نشان آسمانی“ جون 1892ء میں لکھا گیا (جیسا کہ اس کی

لوح پر درج ہے) مرزا لکھتا ہے کہ چالیس میں سے دس برس گزر چکے ہیں۔ گویا مسیح موعود کی عمر پوری کرنے کے لیے تیس سال ابھی باقی تھے۔ اب 1892ء میں تیس کا عدد جمع کیجیے تو 1922ء تک زندہ رہنا چاہیے تھا، گویا مسیح موعود کی مدت قیام پوری کرنے کے لیے مرزا کو 1922ء تک زندہ رہنا چاہیے تھا مگر افسوس کہ مرزا نے سولہ برس بھی پورے نہ کیے بلکہ مئی 1908ء میں دنیا سے رخصت ہوا۔ معلوم ہوا کہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی غلط تھا اور چالیس سال زندہ رہنے کا جواہام تھا وہ بھی جھوٹ تھا۔

علامت نمبر 2 حدیث شریف میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام شادی کریں گے۔

(مشکوٰۃ..... صفحہ 480)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ”نکاح آسمانی“ کی تائید میں اس حدیث کو پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”اس پیشگوئی (یعنی محمدی بیگم سے مرزا غلام احمد قادیانی کے نکاح آسمانی کی الہامی پیش گوئی۔ ناقل) کی تصدیق کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے۔ یتزوج ویولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں کہ یہ باتیں پوری ہوں گی۔“

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 53، خزائن جلد 11، صفحہ 337)

مرزا کی یہ تحریر 1896ء کی ہے۔ اس وقت تک مرزا کی دو شادیاں ہو چکی تھیں اور ان سے اولاد بھی تھی مگر مرزا کے بقول وہ عام شادیاں تھیں جن میں کچھ نی نہیں۔ وہ خاص شادی جو بطور

نشان کے تھی اور جس کی رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی وہ مرزا کو نصیب نہ ہوئی۔ ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق مرزا مسیح موعود نہیں تھا۔
نوٹ: ان علامات میں طویل کلام کی گنجائش ہے، اختصار کے پیش نظر انہی دو علامتوں پر اکتفا کیا جاتا ہے (مؤلف)

68 تا 70 اہم کارنامے سرانجام دینے میں ناکامی

1 ضمیمہ انجام آتھم میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”اگر سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہوں اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرنا ضروری ہے یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آئے، یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہوا اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کر لوں گا۔“

(ص 30 تا 35)

نتیجہ: مرزا صاحب کی یہ تحریر غالباً جنوری 1897ء کی ہے، گویا سچا ہونے کی صورت میں مرزا صاحب کو 1903ء تک یہ سارے کارنامے انجام دینے تھے اور اگر وہ یہ شرط پوری نہ کر سکیں تو انہوں نے اپنے آپ کو جھوٹا سمجھ لینے کی قسم کھا رکھی تھی۔ سات سال کے عرصے میں مرزا صاحب نے جن کارناموں کا وعدہ کیا تھا وہ ان سے ظاہر نہ ہو سکے۔ اس لیے وہ اپنی قسم کے مطابق کاذب ٹھہرے۔

1311ھ میں رمضان المبارک کی تیرہویں تاریخ کو چاند گہن اور اٹھائیسویں تاریخ کو سورج گہن ہوا تو مرزا صاحب نے اس کو اپنی مہدویت کی دلیل ٹھہرایا، ان کے خیال میں یہ خارق

عادت واقعہ تھا جو کسی مدعی مہدویت و مسیحیت کے وقت میں کبھی رونما نہیں ہوا۔ چنانچہ رسالہ انوار اسلام میں لکھتے ہیں:

”اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت کے وقت میں کبھی چاند گہن اور سورج گہن اکٹھے نہیں ہوئے اور اگر کوئی کہے کہ اکٹھے ہوئے ہیں تو بار ثبوت اس کے ذمہ ہے۔“

(ص 47)

”یہ کبھی نہیں ہوا اور ہرگز نہیں ہوا کہ بجز ہمارے اس زمانہ کے دنیا کی ابتداء سے آج تک کبھی چاند گہن اور سورج گہن رمضان کے مہینے میں ایسے طور سے اکٹھے ہو گئے ہوں کہ اس وقت کوئی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت بھی موجود ہو۔“

(ص 48)

مگر افسوس ہے کہ یہ مرزا صاحب کی ناواقفیت تھی، ذرہ 18ھ سے 1312ھ تک ساٹھ مرتبہ رمضان میں چاند گہن اور سورج کا اجتماع ہوا اور ان تیرہ صدیوں میں بیسیوں مدعیان نبوت مہدویت بھی ہوئے۔

مگر خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ مرزا صاحب کو خود ان کی نادانی سے جھوٹا ثابت کریں اس لیے اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کے قلم سے مندرجہ ذیل چیلنج لکھوایا:

”اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف کسوف کسی اور مدعی کے وقت میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں تو اس سے بیشک میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص 82)

نتیجہ: ایک نہیں چار ثبوت پیش کرتا ہوں۔

1- 117ھ میں خسوف و کسوف کا اجتماع رمضان میں ہوا جبکہ ظریف نامی مدعی مغرب میں موجود تھا۔

2- 127ھ میں پھر اجتماع ہوا اس وقت صالح بن ظریف مدعی نبوت موجود تھا۔

3- 1267ھ میں اجتماع ہوا۔ اس وقت مرزا علی محمد باب ایران میں سات سال سے مہدویت کا ڈنکا بجا رہا تھا۔

4- 1311ھ میں بھی اجتماع ہوا۔ اس وقت مہدی سوڈانی سوڈان میں مسند مہدیت بچھائے ہوئے تھا۔

اگرچہ اور مدعیان نبوت و مہدویت کے زمانے میں بھی خسوف و کسوف کا اجتماع ہوا رہا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے ”دوسری شہادت آسمانی“ مولفہ مولانا ابوالاحمد رحمانی ”ائمہ تلبیس“ اور ”رئیس قادیان“ تالیف مولانا ابوالقاسم دلاوری) مگر مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے یہ چار شہادتیں بھی کافی ہیں۔

۲ مرزا صاحب تحفۃ الندوہ میں ص 5 میں لکھتے ہیں:

1- ”اگر میں صاحب کشف نہیں تو جھوٹا ہوں۔“

2- ”اگر قرآن سے ابن مریم کی وفات ثابت نہیں تو میں جھوٹا ہوں۔“

3- ”اگر حدیث معراج نے ابن مریم کو مردہ روحوں میں نہیں بٹھا دیا تو میں جھوٹا ہوں۔“

4- ”اگر قرآن نے سورہ نور میں نہیں کہا اس امت کے خلیفے اسی امت میں ہوں گے تو میں جھوٹا ہوں۔“

5- ”اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔“

نتیجہ: ان دعویٰ میں سے ہر دعویٰ غلط ہے۔ اس لیے اپنی تحریر کے مطابق مرزا صاحب پانچ وجہ سے جھوٹے ثابت ہوئے۔

۳ تحفۃ الندوہ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے: ان یک کا ذبا..... مرف کذاب۔ یعنی اگر یہ جھوٹا ہوگا تو تمہارے دیکھتے دیکھتے تباہ ہو جائے گا اور اس کا جھوٹ ہی اس کو ہلاک کر دے گا لیکن اگر سچا ہے تو پھر بعض تم سے اس کی پیش گوئیوں کا نشانہ بنیں گے اور اس

کے دیکھتے دیکھتے اس دارالفناء سے کوچ کریں گے۔ اب اس معیار کی رو سے جو خدا کی کلام میں ہے مجھے آزماؤ اور میرے دعویٰ کو پرکھو۔“

(ص 4)

نتیجہ: ہم نے اس معیار پر مرزا صاحب کے دعویٰ کو پرکھا تو معلوم ہوا کہ

(ا) مرزا صاحب کا مولانا عبدالحق غزنوی سے مباہلہ ہوا اور مرزا صاحب اپنے حریف کے دیکھتے دیکھتے تباہ ہو گئے اور ان کے جھوٹ نے ان کو ہلاک کر دیا۔

(ب) مرزا صاحب نے اپنے ایک اور حریف مولانا ثناء اللہ مرحوم کے مقابلے میں بددعا کی کہ جھوٹا سچے کے سامنے ہلاک ہو جائے اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے دیکھتے دیکھتے مرزا صاحب ہلاک ہو گئے۔

(ج) اپنے رقیب مرزا سلطان محمد صاحب کے حق میں مرزا صاحب نے موت کی پیش گوئی کی مگر سلطان محمد کے دیکھتے دیکھتے مرزا صاحب ہیضہ کی موت کا نشانہ بن گئے۔

(د) اپنے ایک اور حریف ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کو مرزا صاحب نے فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار دکھائی اور دعا کی کہ ”اے میرے رب سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ کر دے۔“ مگر ڈاکٹر صاحب کے دیکھتے دیکھتے مرزا صاحب تباہ ہو گئے اور ان کے جھوٹ نے ان کو ہلاک کر دیا۔ یہ چار گواہ مرزا صاحب کے مقرر کردہ معیار پر ان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے بہت کافی ہیں۔

71- افغانستان میں قدم جمانے میں ناکامی

مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کرنے کے بعد اپنے دو مرید عبد الرحمن اور عبد الطیف تبلیغ کے لیے افغانستان بھیجے تبلیغ کی آڑ میں وہ برطانوی حکومت کے لیے جاسوسی بھی کرتے تھے، امیر حبیب اللہ خان کے عہد میں 1903ء میں دونوں کو بجرم ارتداد سنگسار کیا گیا..... اس پر امیر حبیب اللہ خان کے نام مرزا قادیانی نے احتجاجی خط لکھا تو امیر نے جواب دیا ایں جا بیا یعنی یہاں آ کر

بات کرو..... مرزا نے یہ غیرت مندانہ جواب سن کر سکوت اختیار کر لیا۔ تاہم اس واقعہ کی یاد میں اس نے تذکرۃ الشہادتین نامی کتاب تحریر کی۔

(مخلص از تحفظ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت ص 119)

ایک شخص نعت اللہ قادیانی کو افغانستان میں جاسوسی کے لیے مقرر کیا گیا لیکن جولائی 1924ء میں وہ گرفتار ہو گیا اور افغان گورنمنٹ نے سنگسار کر ڈالا۔ پھر فروری 1925ء میں دواور قادیانی ملاں عبدالحلیم اور ملاں نور علی اسی پاداش میں قتل کیے گئے۔ پہلا قادیانی جو افغانستان میں ہلاک کیا گیا وہ صاحبزادہ عبداللطیف تھا جو مرزا محمود کے بیان کے مطابق جہاد کی مخالفت کے جرم میں قتل کر دیا گیا۔

(تحریک ختم نبوت ص 29)

☆☆☆

قادیانیت کی ناکامیاں ۱۹۳۰ تا ۲۰۰۸ء

72- قادیان میں مجلس احرار اسلام کے دفتر کا قیام

مرزا بشیر الدین محمود نے قادیان کو ایک ریاست کا درجہ دے رکھا تھا اور وہ اپنے نافرمان مریدوں اور مسلمانوں پر ہر ظلم روا رکھتا تھا، قادیانی عورتوں کی عزتیں محفوظ نہ تھیں، احتجاج کرنے والے قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کر کے ان کا دماغ درست کرتا تھا۔ عبدالکریم مہبلہ کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا وہ اپنی بہن کی عصمت دری پر سر اپنا انتقام بن گیا اور اس نے اخبار مہبلہ جاری کیا وہ ہر شمارہ میں مرزا محمود کو اپنی پاک دامنی پر دعوت مہبلہ دیتا تھا۔ مرزا محمود نے مہبلہ کا مکان جلادیا تو اس نے امرتسر سے اخبار نکالا۔ بعد ازاں چوہدری افضل حق سے ملاقات کر کے ان کو مرزا محمود کے مظالم سے مطلع کیا تو ان کی تحریک پر مجلس احرار اسلام نے اپنی جماعت کا قادیان میں دفتر کھولنے کا فیصلہ کیا۔ اس غرض کے لیے زمین خریدی گئی۔ مدرسہ قائم کیا گیا۔ کھدیاں لگائی گئیں، قادیان کے مظلوم مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں کو مضبوط سہارا مل گیا مولانا عنایت اللہ چشتی، مولانا محمد حیات، ماسٹر تاج الدین انصاری اور ان کے رفقاء نے 1947ء تک قادیان میں رہ کر قادیانیوں کے سینوں پر موگ دے۔

بہر حال اس رونداد سے قادیانیت کی دونوں کامیاں سامنے آتی ہیں۔

1- مولانا عبدالکریم مہبلہ کا مشرف باسلام ہونا۔ قادیانیوں کے حملہ سے بچنا اور اخبار مہبلہ

کے ذریعہ مرزا محمود کے کردار کو بے نقاب کرنا۔

2- مجلس احرار اسلام کا قادیانی ریاست میں فاتحہ انداز میں داخل ہونا وہاں دفتر اور مدرسہ قائم کرنا مسلمانوں کے قادیانیوں کی دست برد سے بچانا اور مرزائی سازشوں کا موثر انداز میں جواب دینا۔

73- قادیان میں احرار کانفرنس

21 تا 23 اکتوبر 1934ء کو قادیان میں احرار کانفرنس منعقد ہوئی۔ مرزا محمود نے قادیان کی میونسپل حدود میں دفعہ 144 نافذ کر دی تو مجلس احرار نے میونسپل حدود سے باہر پنڈال بنایا۔ پورے ملک سے تقریباً دو لاکھ افراد شریک ہوئے۔ امیر شریعتؒ نے اس کانفرنس سے تاریخی خطاب کیا جو کہ ساری رات جاری رہی۔ مرزا محمود کی فریاد پر حکومت نے دسمبر 1934ء میں شاہ جی کو گرفتار کر لیا۔ دیوان سکھانند مجسٹریٹ گورداسپور نے 20 اپریل 1935ء کو چھ ماہ قید با مشقت کا حکم سنایا۔ آپ نے اس فیصلہ کے خلاف سیشن جج گورداسپور کی عدالت میں اپیل کی۔ اس نے شاہ جی کو ضمانت پر رہا کر دیا۔ پھر 6 جون 1935ء کو ایک تاریخی فیصلہ لکھا جس نے قادیانیت کو بے نقاب کر دیا۔

(تحریک ختم نبوت ص 80-81)

74- حضرت امیر شریعتؒ کے قتل کی ناکام سازش

مرزا محمود نے راجندر سنگھ آتش نامی ایک سکھ نو جوان کو دس ہزار روپے دے کر شاہ جی کے قتل پر تیار کیا۔ آدھی رقم پیشگی ادا کر دی گئی۔ راجندر سنگھ نے شاہ جی کی تقریر سن کر اس کا ضمیر بیدار ہوا اور اس نے قتل کرنے سے انکار کر دیا۔ مرزا محمود نے سی آئی ڈی کی معرفت اسے گرفتار کر دیا۔ راجندر سنگھ نے عدالت میں اس سازش کے انکشاف کا ارادہ کیا تو اسے فی الفور رہا کر دیا گیا۔

(تحریک ختم نبوت ص 82)

75- مجلس احرار اسلام کے خاتمہ کی سازش

قادیانیوں نے پس پردہ رہ کر مسجد شہید گنج کا ملبہ مجلس احرار پر گرانا چاہا تاکہ یہ جماعت اپنا وجود برقرار نہ رکھ سکے لیکن وہ اس سازش میں ناکام رہے۔

(ایضاً)

76- 1937ء کے الیکشن میں قادیانی امیدواروں کی ناکامی

1937ء کے الیکشن میں مجلس احرار اسلام نے حصہ لیا۔ اگرچہ جماعت خود کامیاب نہ ہو سکی لیکن اس نے ایک بھی قادیانی منتخب نہ ہونے دیا۔ یہ مجلس احرار کی بہت بڑی کامیابی تھی۔

(ایضاً)

77- علامہ اقبال کی ضرب کلیمانہ

قادیانیوں نے علامہ اقبال کو دام مرزائیت میں پھنسانا چاہا لیکن ناکام رہے۔ انہوں نے یہ بے بنیاد خبر شائع کی کہ اقبال نے ایک مرزائی خاتون سے شادی کر لی ہے۔ اقبال نے اس کی پرزور تردید کی اور 1935ء سے 1938ء تک کے عرصہ میں قادیانیت کے خلاف نظم و نثر میں تاریخی تجزیہ پیش کیا جس سے جدید تعلیم یافتہ نے قادیانیت کی حقیقت سمجھی اور اس جماعت کے مکرو فریب سے آگاہ ہوئے۔ قادیانیوں کی نظر میں اقبال کے یہ ناقابل معافی جرائم تھے۔ اس لیے انہوں نے اقبال کی کردار کشی کی روایت اپنائی جو کہ آج تک برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

78- کشمیر کمیٹی کی آڑ میں سیاسی اثر و رسوخ کی ناکام کوشش

مرزا بشیر الدین نے کشمیر کمیٹی کی آڑ میں مسلمانوں میں شامل ہو کر رسوخ پیدا کرنا چاہا۔ انگریز حکام کی تحریک پر بعض سرکاری مسلمان بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے لیکن علامہ اقبال نے اس طلسم کو توڑ دیا۔ مرزا بشیر الدین صدارت سے آگے نہ بڑھ سکے۔

مئی، جون 1933ء میں اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئی۔

(تحریک ختم نبوت از شورش)

انجمن حمایت اسلام سے قادیانیوں کا اخراج

انجمن حمایت اسلام مسلمانوں میں گہرا اثر رکھتی تھی۔ قادیانیوں نے اس کی مجلس عاملہ اور دیگر شعبوں میں جگہ بنالی تھی۔ علامہ اقبال کی تحریک پر انجمن حمایت اسلام نے اپنے تمام شعبوں سے قادیانی نکال دیئے۔

مرزائیت کا سیاسی احتساب

مولانا ظفر علی خاں نے اپنے اخبارات کے ذریعہ قادیانیوں کا سیاسی محاسبہ کیا اور وہ مذہبی طور پر مسلمانوں سے الگ ہونے کے باوجود سیاسی طور پر جو فوائد سمیٹ رہے تھے۔ اس پر کاری ضرب لگائی۔

طبیہ کالج علی گڑھ یونیورسٹی سے قادیانیوں کا اخراج

طبیہ کالج علی گڑھ یونیورسٹی کا پرنسپل مرزائی تھا اور وہ جن جن کمرزائیوں کو جمع کر رہا تھا۔ مسلمان طلباء کی درخواست پر مولانا ظفر علی خاں 26 نومبر 1934ء کو علی گڑھ تشریف لے گئے اور قادیانیت کے فتنہ کو بے نقاب کیا۔ آپ کی کوشش سے آئندہ کے لیے یونیورسٹی میں قادیانیوں کی بھرتی رک گئی۔ اس کے بعد آپ ہر سال وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ آپ کی جدوجہد سے علی گڑھ میں قادیانی کا لفظ ایک گالی بن کر رہ گیا۔

82- ایڈریس پڑھنے میں سر ظفر اللہ خان کی ناکامی

دائسرائے کی ہدایت پر گورنر نے سر ظفر اللہ خان سے کانفرنس ایڈریس پڑھوانے پر یونیورسٹی کے ارباب اقتدار کو تیار کیا لیکن طلبہ نے فی الفور احتجاج کیا اور منسوخ کرا ڈالا۔

83- پاکستان میں اقتدار پر قبضہ کے ادھورے خواب

مرزا محمود نے 1947ء سے 1952ء تک متعدد خطبے دیئے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ ہماری کوشش ہے کہ پاکستان سلامت نہ رہے اور دوبارہ دونوں ممالک ایک ہو جائیں۔ ہم بلوچستان کو احمدی صوبہ بنا کر رہیں گے۔ ان دنوں ظفر اللہ خان پاکستان کا وزیر خارجہ تھا۔ اس کے بیانات اور سرگرمیوں نے جلتی پرتیل کا کام کیا۔ ان حالات میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم نے اہم دینی و سیاسی جماعتوں پر مشتمل ایک مجلس عمل قائم کی گئی جس کے صدر مولانا ابوالحسنات قادری تھے۔ قصہ کوتاہ یہ کہ تحریک چلائی گئی مجلس عمل کے وفد خواجہ ناظم الدین سے کئی بار ملے اور اپنے مطالبات پیش کیے۔ اس نے بے پناہ امریکی دباؤ کی وجہ سے مطالبات مسترد کر دیئے۔ سکندر مرزا اور جنرل اعظم خان نے بے پناہ تشدد کر کے تحریک دبا دی۔ اس تحریک کے شہداء کا مندرجہ خون بالا خررنگ لایا اور سر ظفر اللہ خان کو تحفظ دینے والی حکومت ہی ختم ہو گئی۔

1953ء کی تحریک کا دوسرا نتیجہ 1974ء میں ظاہر اور قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیں۔

1- تحریک ختم نبوت اور آغا شورش کا شمیری

2- تحریک ختم نبوت 1953ء از مولانا اللہ وسایا

3- تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ از راقم الحروف

84- منیر انکوائری رپورٹ کا پوسٹ مارٹم

1953ء کے فسادات کی تحقیق کے لیے حکومت نے جسٹس منیر کی قیادت میں ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جس نے اپنی مرتب کردہ رپورٹ میں علماء کرام کا جی بھر کر مذاق اڑایا اور درپردہ قادیانیت کی پشت پناہی کی اس رپورٹ کے عربی، انگریزی تراجم بھی شائع کئے گئے۔

ترجمہ کے ساتھ اسے بیرونی ممالک میں اچھی طرح پھیلایا۔ اس طرح منیر انکوائری رپورٹ کی اشاعت سے قادیانیوں کی جو توقعات تھیں پوری نہ ہو سکیں۔

85- سعودی عرب سے قادیانیوں کا اخراج

مولانا مودودی نے دوسرا بڑا کام یہ کیا کہ 1985ء میں عرب ممالک نے پاکستان سے جو فوجی ماہرین منگوائے تھے۔ ان میں زیادہ تر قادیانی تھے جو کہ اسرائیل کے لیے عرب ممالک کی جاسوسی کر رہے تھے۔ مولانا مودودی کے توجہ دلانے پر عرب ممالک نے قادیانیوں کو نکال باہر کیا۔

(تحریک ختم نبوت)

86- افریقی ممالک میں قادیانیت کے پھیلاؤ میں کمی

افریقی ممالک میں قادیانی اپنے پاؤں مضبوط کر رہے تھے۔ ان کے اثر و رسوخ میں کمی اور وہاں کے مسلمانوں کو حقائق سے آگاہ کرنے میں درج ذیل علماء کرام کا بہت بڑا کردار ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا مودودی، مولانا عبدالحلیم صدیقی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا اور 1987ء میں جنوبی افریقہ میں مقدمہ کی پیروی کے لیے جانے والے تمام حضرات۔

ان حضرات کی جدوجہد سے قادیانیت وہاں سمٹ کر رہ گئی ہے۔ ان حضرات نے تحریر و تقریر، مناظرہ و مباہلہ ہر طریقہ سے قادیانیت کا محاسبہ کیا ہے اور ہزاروں قادیانی ان حضرات کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔

87- ایم ایم احمد کے قائم مقام صدر بننے میں ناکامی

ایم ایم احمد مرزا قادیانی کا پوتا تھا۔ اعلیٰ حکومتی عہدوں پر فائز رہ کر مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی فضا تیار کرنے میں اس کا نمایاں کردار تھا۔ صدر یحییٰ خان ایک دفعہ کسی بیرونی دورہ پر گیا اور ایم ایم احمد کو اپنا قائم مقام صدر مقرر کیا۔

محمد اسلم قریشی جو کہ قادیانیت سے حد درجہ متنفر تھے۔ انہوں نے اس وقت جبکہ ایم ایم احمد حلف اٹھانے جا رہا تھا اور لفٹ میں سوار تھا اسے جالیا اور خنجر سے پے در پے وار کر کے اسے زخمی کر دیا یوں ایم ایم احمد کرسی صدارت پر بیٹھنے کی بجائے ہسپتال پہنچ گیا۔ بلاشبہ یہ قادیانیت کی بہت بڑی ناکامی تھی۔

88- 1965ء کی جنگ میں قادیانیوں کی ناکامی

آغا شورش کاشمیری کی روایت کے مطابق قادیانی امت نے 1965ء کی جنگ کا ڈول استعماری ہدایت پر ڈالا تھا۔ جنرل اختر حسین ملک وغیرہ قادیانی جرنیل اس جنگ کے چھڑنے کا اہم سبب تھے۔ یہ بات آغا صاحب کو نواب آف کالا باغ نے بتائی تھی یوں 1965ء کی جنگ چھڑنے سے پاکستان ٹوٹ جانے کے خواب قادیانی دیکھ رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بچالیا۔

(تحریک ختم نبوت)

89- وائس ایئر مارشل ایس ایم اختر کی سازشوں میں ناکامی

مشہور قادیانی وائس ایئر مارشل ایس ایم اختر کے ایئر مارشل بننے کا قوی امکان تھا لیکن اس کی خدمات پی آئی اے کو منتقل کی گئیں اور اس نے وہاں قادیانیوں کو خوب بھرتی کیا۔ آغا شورش کاشمیری نے ذاتی طور پر صدر ایوب خان کو لکھا۔ مفت روزہ چٹان میں ادارہ یہ تحریر کیا مجلس تحفظ ختم نبوت کو آگاہ کیا۔ اس جدوجہد کے نتیجہ میں صدر ایوب خان نے ایس ایم اختر کو جبری طور پر ریٹائرڈ کر دیا۔ ایس ایم اختر نے ملازمت سے علیحدگی کے بعد ہوا بازی کی تربیت کے لیے ایک ادارہ قائم کیا۔ اس ادارہ کی آڑ میں اس کا منصوبہ قادیانی ہوا بازوں کو عرب ممالک میں بھیجنے کا تھا۔ آغا صاحب نے اس پر ایک زوردار ادارہ لکھا اور یہ ادارہ ابتداء میں ہی اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

(تحریک ختم نبوت 163، 164 از شورش کاشمیری)

90- قادیانیت کا مذہبی احتساب

صدر ایوب خان اور یحییٰ خان کے ادوار میں قادیانی بیوروکریسی پر چھائے ہوئے تھے۔ قادیانیت کے خلاف کچھ لکھنایا کہنا قانوناً جرم تھا۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر کہنے کے جرم میں متعدد علماء کرام نے مختصر اور لمبی مدت کی سزائیں کاٹیں لیکن انہوں نے حضور ﷺ سے محبت کی شمع کی لوگم نہ ہونے دی۔ 1958ء سے 1971ء تک علماء کرام کی جدوجہد سے تاریخ کے اوراق بھرے ہوئے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ ایوان اقتدار میں خاصی رسائی کے باوجود علماء کرام کی محنت کی وجہ سے قادیانیت عوام میں نہ پنپ سکی اور مسلمانوں کو ورغلائے میں ناکام رہی۔

91- ایئر مارشل ظفر چوہدری کی معطلی

بھٹو دور حکومت میں پاک فضائیہ کا سربراہ ظفر چوہدری قادیانی تھا۔ اس نے مسلمان افسروں کو ہٹا کر قادیانی افسروں کو آگے لانے کی مہم شروع کی۔ اسی اثناء میں ربوہ (موجودہ چناب نگر) کے سالانہ جلسہ میں ظفر چوہدری نے مرزا ناصر احمد کو سلامی پیش کرنے کے لیے طیارے بھیجے۔ آغا شورش کاشمیری نے چٹان میں قلم اٹھایا جس کے نتیجہ میں حکومت چوکننا ہو گئی اور ذوالفقار علی بھٹو نے ظفر چوہدری کی جھٹی کرا دی۔

92- قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ

نشر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر قادیانیوں کے تشدد کے نتیجہ میں ملک بھر میں تحریک چلی جس کے نتیجہ میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر امت مسلمہ کا نوے سالہ پرانا مسئلہ حل کر دیا۔ بلاشبہ یہ امت مسلمہ بالخصوص پاکستانی مسلمانوں کی ایک بڑی اور شاندار کامیابی تھی۔

93- بلوچستان سے قادیانیوں کا اخراج

قادیانیوں نے بھٹو دور حکومت میں قرآن مجید کے محرف نسخے بلوچستان میں تقسیم کیے۔ اس کے خلاف جولائی 1973ء میں زبردست تحریک چلی فورٹ سنڈھین اور اس کے ملحقہ علاقوں کا نظم و نسق بارہ دن تک معطل رہا۔ بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مولانا شمس الدین سمیت چالیس علماء کرام گرفتار ہوئے۔ آخر کار بلوچستان حکومت سپر انداز ہو گئی۔ اس نے محرف قرآن کے تمام نسخے ضبط کر لیے اور قادیانیوں کو بلوچستان چھوڑنا پڑا۔

94- رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد

اپریل 1974ء میں رابطہ عالمی اسلامی مکہ مکرمہ نے تمام دنیا کی مسلمان تنظیموں کا ایک اجلاس بلایا جس میں دیگر امور کے علاوہ قادیانیت کے کفر کا مسئلہ پیش کیا گیا تو ایک سونوے تنظیموں کے اس نمائندہ اجلاس میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا..... اس کے تمام دنیا کے مسلمانوں پر نہایت ہی مفید اثرات مرتب ہوئے۔

95- سعودی عرب سے قادیانیوں کا اخراج

1973ء میں سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم سعودی عرب گئے اور آپ نے وہاں سے مختلف شعبوں میں گھسے ہوئے قادیانیوں کو نکلوا یا۔ عرب ممالک سے مجموعہ طور پر مولانا مرحوم بلامبالغہ سینکڑوں قادیانیوں کو نکلوا چکے ہیں۔

96- 1984ء کا صدارتی آرڈیننس

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کی قادیانیوں کے ہاتھوں پر اسرار گمشدگی کے خلاف مجلس عمل نے ایک بھرپور تحریک چلائی۔ مولانا اسلم قریشی تو اس وقت برآمد نہ ہو سکے لیکن اس تحریک کے نتیجہ میں امت مسلمہ کو 1984ء کے صدارتی آرڈیننس کا تحفہ ملا۔

97- ووٹرلسٹوں سے قادیانیوں کے ناموں کا اخراج

چند سال پہلے حکومت پاکستان نے مسلمانوں کی ووٹرلسٹیں بنائیں۔ ان میں قادیانیوں نے ہزاروں کی تعداد میں اپنے نام شامل کر دیے۔ اس سازش کا انکشاف ہونے پر سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم متحرک ہوئے صدائے احتجاج بلند کی۔ ایکشن کشن سے ملاقات کی۔ اس مہم میں مجلس احرار اور مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر جماعتوں کے نمائندے بھی شریک رہے۔ ہزاروں قادیانی ناموں کی نشاندہی کی گئی اور ان کے نام حذف کیے گئے۔

98 تا 117- پاکستانی عدلیہ کے قادیانیوں کے خلاف اہم فیصلے

- 1- فیصلہ مقدمہ بہاولپور جو کہ تنبیخ نکاح مرزائی و مسلم کے سلسلہ میں 1926ء سے 1935ء تک زیر سماعت رہ کر فیصلہ ہوا جس کی پیروی کے لیے دارالعلوم کے مایہ ناز شیخ الحدیث حضرت سید انور شاہ صاحب کشمیری مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع، شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد کھوٹوی وغیرہ جیسے یگانہ روزگار علماء پیش ہوئے..... بالآخر مکمل بحث و تحقیق کے بعد جناب محمد اکبر صاحب ڈسٹرکٹ جج بہاولپور نے پونے دو صد صفحات پر مشتمل ایمان افروز فیصلہ صادر فرمایا اور مسئلہ ختم نبوت کو انگیریہ سلطنت کے دور میں پہلی مرتبہ حل کر کے اپنے ایمان و اخلاص کا حق ادا کر دیا۔ فجزاہ اللہ احسن العجزا۔ جس کی مکمل تفصیل بعد حصول نقول از عدالت مسلسل پانچ سال تک محنت کر کے تین جلدوں میں تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل اسلامک فاؤنڈیشن ڈیوس روڈ لاہور نے شائع کر دی ہیں۔
- 2- 25 مارچ 1954ء کو میاں محمد سلیم سینئر سول جج راولپنڈی نے اپنے فیصلہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔
- 3- 3 جون 1955ء کو جناب شیخ محمد اکبر صاحب ایڈیشنل جج ڈسٹرکٹ راولپنڈی نے اپنے فیصلے میں مرزائیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔
- 4- 22 مارچ 1969ء کو شیخ محمد رفیق گوریہ سول جج اور فیملی کوٹ جیس آباد (سندھ) نے

فیصلہ دیا کہ مرزائی خواہ قادیانی ہو یا لاہوری غیر مسلم ہیں۔

- 5- 13 جولائی 1970ء کو سول جج سہارو جیمز آباد ضلع میرپور خاص نے اپنے فیصلے میں مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔
- 6- 1972ء میں جناب ملک احمد خان صاحب کمشنر بہاولپور نے فیصلہ دیا کہ مرزائی مسلم امت سے بالکل الگ گروہ ہے۔
- 7- 8 فروری 1972ء میں چودھری محمد نسیم صاحب سول جج رحیم یار خان نے فیصلہ دیا کہ مسلمانوں کی آبادیوں میں قادیانیوں کو تبلیغ کرنے یا عبادت گاہ بنانے کی اجازت نہیں۔
- 8- 28 اپریل 1973ء کو آزاد کشمیر کی اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پاس کی۔
- 9- 19 جون 1974ء کو صوبہ سرحد کی اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔
- 10- 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر رابطہ عالم اسلامی کے فیصلہ کی تائید کی اور ایک اہم انقلابی قدم اٹھایا۔
- 11- 12 نومبر 1976ء مسٹر جسٹس آفتاب حسین لاہور ہائیکورٹ کا فیصلہ کہ مسجد صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ بن سکتی ہے۔
- 12- 11 اکتوبر 1987ء جناب منظور حسین سول جج ڈسٹرکٹ ضلع سیالکوٹ نے فیصلہ دیا کہ مسجد کے انتظام و انصرام کے ہقدار صرف مسلمان ہیں۔
- 13- لاہور ہائیکورٹ _____ 1981ء
- 14- لاہور ہائیکورٹ _____ 1981ء
- 15- وفاقی شرعی عدالت _____ 1984ء
- 16- کوئٹہ ہائیکورٹ _____ 1987ء
- 17- لاہور ہائیکورٹ _____ 1989ء

- 18- لاہور ہائیکورٹ _____ 1992ء
 19- لاہور ہائیکورٹ _____ 1994ء
 20- سپریم کورٹ آف پاکستان _____ 1993ء

117 تا 126- قادیانیوں کے خلاف بین الاقوامی عدالتوں/فورمموں کے

فیصلے

- | نام | تاریخ فیصلہ |
|----------------------|--------------------|
| 1- افغانستان | _____ 1903ء |
| 2- ماریشش | _____ 1927ء |
| 3- ترکی | _____ جنوری 1935ء |
| 4- شام | _____ 1957ء |
| 5- رابطہ عالم اسلامی | _____ اپریل 1974ء |
| 6- ملائیشیا | _____ اکتوبر 1982ء |
| 7- جنوبی افریقہ | _____ 1987ء |
| 8- اردن | _____ 1990ء |
| 9- گیمبیا | _____ 1998ء |
| 10- گنی بساؤ | _____ مارچ 2005ء |

☆☆☆